﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۹ — جمعۃ المبارک ۲۳ راگست ۲۰۰۲ء — ۱۴ رجمادی الثانی ۱۴۲۳ ہجری قمری — ۲۳ ر ظہور ۱۳۸۱ ہجری شمسی — شمارہ ۳۴

حکمت کے چشمے

حضرت ابوایوبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"جس شخص نے اللہ کی خاطر چالیس دنوں کو خالص کر دیا، حکمت کے چشمے اس کے دل سے پھوٹ پھوٹ کر اس کی زبان پر جاری ہوتے ہیں"۔

(الجامع الصغیر باب المیم جلد ۲ صفحہ ۱۶۰)

جب اللہ کی مدد اور فتح آئے گی۔ اور تُو لوگوں کو دیکھے گا کہ وہ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں۔

تم دیکھتے ہو کہ باوجود تمہاری سخت مخالفت اور مخالفانہ دعاؤں کے اس نے مجھے نہیں چھوڑا۔ اور ہر میدان میں وہ میرا حامی رہا۔

اس سال اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ۲ کروڑ ۶ لاکھ ۵۴ ہزار سے زائد نفوس سلسلہ عالیہ احمدیہ کو عطا کئے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک دنیا کے ۱۷۵ ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ ہجرت کے ۱۸ سالوں میں ۸۴ نئے ممالک احمدیت کو عطا ہوئے اور ۱۳۰۶۵ مساجد کا اضافہ ہوا۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۶ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر دوسرے روز ۲۷ جولائی ۲۰۰۲ء کو امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز اور روح پرور خطاب

خطاب کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله– أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العلمين – الرحمٰن الرحيم – ملك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين – اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ. وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا. فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ. اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا.﴾(سورة نصر)

جب اللہ کی مدد اور فتح آئے گی۔ اور تُو لوگوں کو دیکھے گا کہ وہ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں۔ پس اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ (اس کی) تسبیح کر اور اُس سے مغفرت مانگ۔ یقیناً وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔

جماعت احمدیہ کو ساری دنیا میں جو ترقیات اور قبولیت نصیب ہو رہی ہے ان کا نہایت اختصار سے بھی ذکر کرنا چاہوں تو یہ عملاً ممکن نہیں ہوگا۔ اس لئے نمونہ کے طور پر صرف چند امور بیان کرنے پر ہی اکتفا کروں گا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک دنیا کے ۱۷۵ ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔

ہجرت کے ۱۸ سالوں میں جبکہ مخالفین نے پورا زور لگایا اور ہر حربہ استعمال کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ۸۴ نئے ملک احمدیت کو عطا فرمائے ہیں۔

باقی صفحہ نمبر ۱ پر ملاحظہ فرمائیں

اس بے مثل خداوند کا شکر ہے جس نے دنیا کو چاند اور سورج سے آراستہ کیا۔

رسول اللہ اُس کے نور کا پَرتو ہیں اور ہماری تمام بھلائیاں انہیں کے ساتھ وابستہ ہیں۔

(آیت قرآنی، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعودؑ کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت النور کے مختلف پہلوؤں کا بیان)

خلاصہ خطبہ جمعہ ۹ /اگست ۲۰۰۲ء

(لندن ۹ راگست): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج بھی اللہ تعالیٰ کی صفت النور کے مضمون کو آیت قرآنی، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے بیان فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے سورۃ النور کی آیت ۷۰ کی تلاوت و ترجمہ کے بعد حضرت ابن عباسؓ سے مروی آنحضرت ﷺ کی ایک دعا کا ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ جس میں آپ اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہو کر عرض کرتے ہیں کہ تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔ تو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کا نور ہے۔

اس کے بعد حضرت عرباض بن ساریہؓ کی ایک روایت بیان فرمائی جس میں آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ میری والدہ نے میرے متعلق خواب دیکھی تھی اور جب انہوں نے آپؐ کو جنم دیا تو انہوں نے ایک نور دیکھا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔

اسی تعلق میں حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں آپ نے آنحضرت ﷺ کے ذریعہ زمانے کی تاریکی کے دور ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ دنیا کا حقیقی نور وہی تھا جس نے دنیا کو تاریکی میں پا کر فی الواقع وہ روشنی عطا کی کہ اندھیری رات کو دن بنا دیا۔ آپؑ نے فرمایا کہ خدا نے دنیا کو شرک کی سخت

باقی صفحہ نمبر ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ خطاب حضور ایدہ اللہ از صفحہ نمبر 1

امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے ۵ ہزار ۴۹۸ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ ان میں سے ۴ ہزار ۴۸۵ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت مستحکم ہو چکا ہے۔

مساجد میں ۹۴۴ کا اضافہ ہوا ہے جن میں سے ۱۷۵ مساجد نئی تعمیر ہوئی ہیں۔ اور ۷۶۹ مساجد اپنے اماموں کے ساتھ بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔

ہجرت کے ۱۸ سالوں میں اب تک کُل ۱۳ ہزار ۶۵ مساجد کا اضافہ ہو چکا ہے۔

دوران سال تبلیغی مراکز میں مجموعی طور پر ۱۳۸ کا اضافہ ہے۔ اب تک گزشتہ سالوں کو شامل کر کے ۸۵ ممالک میں تبلیغی مراکز کی کُل تعداد ۹۵۸ ہو چکی ہے۔

يَدْخُلُوْنَ فِي دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجاً۔ یہ نظارہ ہم کئی بار دیکھ چکے ہیں۔ اس سال پوری دنیا کے نامساعد حالات اور بحران کے نتیجے میں پیدا ہونے والی روکوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ۲ کروڑ ۶ لاکھ ۵۴ ہزار سے زائد نفوس سلسلہ عالیہ احمدیہ کو عطا کئے ہیں اور ایک بار پھر یہ نظارہ ہمیں دکھایا ہے۔

چند ایمان افروز واقعات:

گزشتہ سال قازقستان کا وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا۔ انٹرنیشنل بیعت سے پہلے وفد کی ایک غیر از جماعت ممبر خاتون نے وہاں کے مبلغ سے کہا کہ مجھے اس وقت شدید سر درد ہے اور بخار ہے، میں آرام کے لئے اپنی رہائش گاہ پر جانا چاہتی ہوں۔ اس پر مبلغ نے کہا کہ اس تقریب کا ایک سال سے انتظار ہوتا ہے۔ آپ ہمت کر کے کچھ دیر کے لئے رُک جائیں۔ چنانچہ وہ رُک گئیں اور بیعت کی تقریب میں شامل ہوئیں۔ وہ خود بیان کرتی ہیں کہ میں نے ارادہ کیا کہ اے اللہ! اگر یہ جماعت سچی ہے تو میں اس میں ابھی شامل ہوتی ہوں لیکن اس کے بدلے میں مجھے ابھی ٹھیک کر دے۔ یہ سوچ ہی رہی تھی کہ حضور انور نے الفاظ دہرانے شروع کر دیئے اور میں بھی پڑھتی گئی۔ ایسے محسوس ہوتا تھا کہ الفاظ سیدھے دل سے جا کر ٹکرا رہے ہیں۔ ابھی دعا بھی شروع نہیں ہوئی تھی کہ سجدہ سے پہلے میری طبیعت بالکل ٹھیک تھی۔ کسی بیماری، درد یا تھکاوٹ کا احساس تک نہیں تھا۔ اس تبدیلی کو دیکھ کر میں نے پکا ارادہ کر لیا کہ میں اب احمدی ہوں۔ یہ مخلص احمدی خاتون اب باقاعدہ مالی نظام میں بھی شامل ہو چکی ہیں۔

امیر صاحب فرانس بیان کرتے ہیں: ایک مسجد کے امام جو مراکش کے باشندے ہیں، زیر تبلیغ تھے۔ کسی پہلو سے بھی ہمارے دلائل کو نہیں مانتے تھے۔ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "اعجاز المسیح" دی گئی اور کہا گیا کہ آپ صدقِ دل سے یہ کتاب پڑھیں گے تو اس شخص کی صداقت آپ کو خود ہی نظر آ جائے گی کیونکہ یہ باتیں کسی جھوٹے انسان کی نہیں ہو سکتیں۔

دوسری طرف امیر صاحب نے مجھے دعا کے لئے خط بھی لکھا۔ میری طرف سے انہیں جواب ملا کہ اللہ تعالیٰ ان امام صاحب کا سینہ احمدیت کے لئے کھول دے اور ان کو احمدیت کے نُور سے منور فرمائے۔

امیر صاحب فرانس بیان کرتے ہیں کہ ادھر میرا خط انہیں پہنچا ہے اور دوسری طرف سے امام صاحب کی طرف سے اطلاع ملی کہ میرا سینہ خدا تعالیٰ نے صداقت مسیح موعودؑ کے لئے کھول دیا ہے۔ میں صداقتِ مسیح موعودؑ کا قائل ہو گیا ہوں۔ جس مسجد میں میں کام کرتا ہوں اس مسجد کی میں امامت چھوڑتا ہوں اور احمدیت میں داخل ہوتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بنین میں بہت عمدہ رنگ میں کام ہو رہا ہے اور کوششوں سے بڑھ کر خدا تعالیٰ اس کے ثمرات عطا فرما رہا ہے۔ صاف دکھائی دیتا ہے کہ فرشتے لوگوں کے دلوں کو احمدیت کی طرف کھینچ کھینچ کر لا رہے ہیں۔

وہاں کے آئمہ اور بادشاہ جب ہمارے مبلغین سے بات کرتے ہیں تو سچائی کو دیکھ کر بڑی بشاشت کے ساتھ اس کا اقرار کرتے ہیں اور قبول کرتے ہیں اور پھر جماعت کو مساجد وغیرہ کے لئے بڑے وسیع زمین کے قطعات بھی پیش کرتے ہیں۔

ساوے (SAVE) کا شہر بنین کے وسط میں ہے۔ یہاں کے بادشاہ کو جب اس بات کا علم ہوا کہ کمشنر جماعت کو ۲ ایکڑ زمین دینا چاہتا ہے تو اُس نے کمشنر کو بلوایا اور کہا کہ جماعت کو دو ایکڑ سے بھی زیادہ زمین دو اور عین شہر کے اندر دو تا کہ اگر بیس یا پچیس سال کے بعد بھی جماعت کوئی کام کرنا چاہے تو اس کے پاس یہاں زمین موجود ہو۔

گیمبیا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت مسلسل ترقی کر رہی ہے اور خدا تعالیٰ بڑے حیرت انگیز تائیدی نشانوں سے جماعت کی تقویت کے سامان فرما رہا ہے۔

امیر صاحب گیمبیا لکھتے ہیں کہ ماکا مسیرا نامی گاؤں کے مقامی چیف اور بعض مخالف لوگوں نے مل کر احمدیہ مسجد کو گرانے کا منصوبہ بنایا اور مسجد کو منہدم کر دیا۔ اس پر عدالت میں مقدمہ دائر کیا گیا۔ مخالفین نے دعائیں کیں، صدقات دیئے اور جانور بھی ذبح کئے تا کہ اس مقدمے کا فیصلہ اُن کے حق میں ہو۔ ان کو یقین تھا کہ ایسا ہی ہو گا۔ لیکن عدالت نے فیصلہ دیا کہ جن لوگوں نے احمدیہ مسجد گرائی ہے وہ ۶۰ روز کے اندر اس کو دوبارہ تعمیر کریں ورنہ ۹ ماہ جیل کی سزا ہو گی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے یہ نشان دکھایا کہ جن لوگوں نے مسجد گرائی تھی، انہی لوگوں نے اسے اپنے ہاتھوں سے تعمیر کر کے جماعت احمدیہ کے حوالے کیا۔ اور یہ واقعہ سارے علاقے کے لئے ایک نشان بن گیا ہے۔

نو مبائعین کی استقامت:

خدا تعالیٰ کے فضل سے جو احمدی ہوتے ہیں وہ بڑی قربانیاں دیتے ہیں۔

عبدالخالق صاحب مبلغ انچارج نائیجیریا لکھتے ہیں کہ پا ابو بکر کو اپنے علاقے میں چیف ٹینسی (Cheif tency) کا اعزاز حاصل تھا۔ جب انہوں نے احمدیت قبول کی تو اُن کی مخالفت شروع ہو گئی یہاں تک کہ اُن کے بچوں نے بھی اُن کی مخالفت کی۔ وہاں کے بڑے چیف نے جو اعزاز اُن کو دیا تھا، وہ واپس لے لیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اس اعزاز کی کوئی پرواہ نہیں ہے لیکن میں احمدیت نہیں چھوڑ سکتا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی جائیداد میں سے ایک پلاٹ جماعت کو مسجد کی تعمیر کے لئے دیا ہے اور بڑی ثابت قدمی سے احمدیت پر قائم ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"تم دیکھتے ہو کہ باوجود تمہاری سخت مخالفت اور مخالفانہ دعاؤں کے اُس نے مجھے نہیں چھوڑا۔ اور ہر میدان میں وہ میرا حامی رہا۔ ہر ایک پتھر جو میرے پر چلایا گیا، اُس نے اپنے ہاتھوں پر لیا۔ ہر ایک تیر جو مجھے مارا گیا اُس نے وہی تیر دشمنوں کی طرف لوٹا دیا۔ میں بے کس تھا، اُس نے مجھے پناہ دی۔ میں اکیلا تھا، اُس نے مجھے اپنے دامن میں لے لیا۔ میں کچھ بھی چیز نہ تھا، مجھے اُس نے عزت کے ساتھ شہرت دی اور لاکھوں انسانوں کو میرا ارادتمند کر دیا۔۔۔۔۔۔ اور وہ مالی نصرتیں کیں جو کسی کے خواب و خیال میں نہ تھیں۔ پس اے مخالفو! خدا تم پر رحم کرے اور تمہاری آنکھیں کھولے۔ ذرا سوچو کہ کیا یہ انسانی مکر ہو سکتے ہیں"۔

(براہین احمدیہ۔ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱، صفحہ ۷۹)

آیئے اب دعا میں شامل ہو جائیں۔

(اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے ہاتھ اٹھا کر خاموش دعا کروائی۔ اور اس کے ساتھ ہی جلسہ کے دوسرے دن کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔)

تقریر جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۲ء

سیرت النبی ﷺ (خدمت خلق)

(عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

﴿لَقَدْ جَاءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾(سورۃ التوبہ آیت نمبر۱۲۸)

آج مجھے آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ کا ذکر خدمت خلق کے پہلو سے کرنا ہے۔آنحضرت ﷺ کا وجود رحمۃ للعالمین تھا۔ انسان اور حیوان، نباتات اور جمادات تمام عالمین پر آپ کی رحمت کا دائرہ وسیع ہے۔اس مختصر وقت کی رعایت سے میں اختصار کے ساتھ صرف چند پہلوؤں کا ذکر کروں گا۔

یہ آیت کریمہ جو آغاز میں تلاوت کی ہے۔اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

”اے مومنو تمہارے پاس تمہاری ہی قوم کا ایک فرد رسول ہو کر آیا ہے تمہارا تکلیف میں پڑنا اس پر شاق گذرتا ہے اور وہ تمہارے لئے خیر کا بہت بھوکا ہے۔اور مومنوں کے ساتھ محبت کرنے والا اور بہت کرم کرنے والا ہے“۔

حضور اکرمؐ کی ساری زندگی اس بات کی شاہد ہے کہ آپ بنی نوع انسان کے دکھ اور تکلیف کو دیکھ کر تڑپ جایا کرتے تھے اور اپنی حکیمانہ تدابیر اور متضرعانہ دعاؤں سے ان کی تکلیفوں اور مصیبتوں کے ازالہ کے لئے کوشاں رہتے تھے۔

اس بات کی گواہی آپ کی محرم حال بیوی حضرت خدیجہؓ نے دی۔جب پہلی دفعہ فرشتہ وحی الٰہی لے کر آیا تو آپ نے سخت گھبرا کر حضرت خدیجہؓ سے کہا کہ مجھے تو اپنے بارہ میں ڈر پیدا ہو گیا ہے۔اس پر حضرت خدیجہ نے کہا:۔

”ہر گز نہیں، ہر گز نہیں! خدا کی قسم! اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپ رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرتے ہیں اور صادق القول ہیں اور لوگوں کے بوجھ بٹاتے ہیں...... گمشدہ اخلاق کو اپنے اندر جمع کئے ہوئے ہیں۔ آپ مہمان نواز ہیں۔اور حق کی راہ میں لوگوں کے مددگار ہیں۔“

آپ اپنی جوانی کے زمانے میں حلف الفضول نامی معاہدہ میں شامل تھے جس میں چند لوگوں نے مل کر یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہم غریبوں کی حمایت کریں گے اور ان کے حقوق انہیں دلوائیں گے۔

مخلوق خدا کی ہمدردی کا جذبہ آپ پر اتنا غالب تھا کہ آپ اپنی جان اور عزت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بھی سخت بدزبان اور جانی دشمن کے پاس پہنچ کر غریب کا حق دلوایا کرتے تھے۔ تاریخ میں آتا ہے کہ ایک غریب کا حق دلوانے کے لئے آپ اپنے جانی دشمن ابو جہل کے پاس گئے۔دروازے پر دستک دی۔اس نے پوچھا کون ہے۔فرمایا میں محمدؐ ہوں۔تم باہر آؤ اور اس غریب کا حق ادا کرو۔اس نے فوراً رقم ادا کر دی۔مکہ کے سرداروں نے ابو جہل سے پوچھا کہ تم نے کس طرح محمدؐ کی بات مان لی۔کہنے لگا جب میں محمدؐ کے بلانے پر باہر آیا تو مجھے محمدؐ کے پیچھے قوی الجثہ، خوفناک جبڑوں والا اونٹ نظر آیا تھا۔اور اگر میں انکار کرتا تو مجھے ڈر تھا کہ وہ مجھے نگل جاتا۔

ایک بار ایک بڑھیا بھاری سامان اٹھائے مکہ کی طرف آرہی تھی۔آپ نے آگے بڑھ کر اس کا سامان اٹھالیا۔وہ کہنے لگی بیٹا میں نے سنا ہے کہ مکہ میں ایک جادوگر ہے۔مجھے اس طرف سے نہ لے جانا جدھر وہ رہتا ہے۔آپ بڑے پیار سے اس سے باتیں کرتے ہوئے اس کا بوجھ اٹھا کر اسے منزل مقصود پر لے گئے اور کہا کہ وہ جادوگر میں ہی ہوں۔اس پر بڑھیا بے ساختہ بولی: تو سن لو کہ تمہارے اخلاق کا جادو مجھ پر چل گیا ہے اور میں آج سے مسلمان ہوتی ہوں۔

انسانیت کی سب سے بڑی خدمت جو آپ نے کی وہ درحقیقت یہ ہے کہ آپ نے عرب کے ان باشندوں کو جن میں ہر قسم کی برائی پھیلی ہوئی تھی باخدا انسان بنادیا۔آپ کی عبادت اور خدا کے حضور گریہ وزاری بے قراری اور تڑپ نے ان میں ایسا عظیم انقلاب برپا کیا کہ وہی عرب جو پانچ وقت کی مجالس میں شراب کے جام پیتے تھے بلالی اذان پر پانچ وقت نمازوں کے لئے مسجد میں حاضر ہونے لگے۔ان کے چہرے عرفان الٰہی سے چمک اٹھے۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ کے لقب سے نوازے گئے۔اَصْحَابِي كَالنُّجُوْمِ کی بشارت ان کو دی گئی۔ آنحضرتؐ نے ان کی لذات کے دھاروں کو ہی بدل کر رکھ دیا۔وہ ہر قسم کے لالچ اور حرص سے پاک ہو کر خدا کی راہ میں سب کچھ پیش کر کے ہی سکون پاتے۔صحابہ میں جو یہ تبدیلی پیدا ہوئی کہ وہ خاک سے اٹھے اور آسمان تک جا پہنچے اس کا نقشہ آپ کے عاشق صادق حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے اس طرح کھینچا:۔

”وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے ہی دنوں میں زندہ ہو گئے۔اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے۔ اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے۔اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے۔ اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب برپا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا۔اور نہ کسی کان نے سنا۔کچھ جانتے ہو وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا۔اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔“

(برکات الدعاء۔روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 11)

عرب کے معاشرہ میں غلاموں اور لونڈیوں کے ساتھ جانوروں سے بدتر سلوک کیا جاتا تھا۔یہ بازاروں اور منڈیوں میں بکتے تھے اور انسان ہوتے ہوئے بھی انسانیت کے دائرہ سے باہر سمجھے جاتے تھے۔

آنحضرت ﷺ ان کے لئے رحمت بن کر آئے اور ان کو معاشرہ میں ایسا مقام عطا فرمایا کہ آقا و غلام ایک صف میں کھڑے ہوگئے۔ ان غلاموں کے مالک جو خود کھاتے ان کو کھلاتے۔جو خود پہنتے وہی ان کو پہناتے۔حتیٰ کہ یہ بھی دیکھنے میں آتا کہ غلام سوار ہے اور مالک پیدل چل رہا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے غلاموں کی خدمت کا ایسا حق ادا کیا کہ ان کی کایا پلٹ گئی۔

حضرت ابو مسعود بدریؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے کسی بات پر اپنے غلام کو مارا تو اس پر آپؐ نے فرمایا۔”ابو مسعود! تمہارے سر پر ایک خدا ہے جو تمہارے متعلق اس سے بہت زیادہ طاقت رکھتا ہے جو تم اس غلام پر رکھتے ہو۔“ میں نے عرض کیا۔یا رسول اللہ! میں خدا کی خاطر اس غلام کو آزاد کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔”اگر تم ایسا نہ کرتے۔تو جہنم کی آگ تمہارے منہ کو جھلستی۔“

آنحضرت ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری لحات میں بھی ان غلاموں کو یاد رکھا۔اس وقت آپ کی بیویاں بھی موجود تھیں، بچیاں بھی تھیں اور عزیز و اقارب بھی تھے۔اور آپ کے محبوب صحابہ بھی تھے۔لیکن اس وقت آپ کو اگر کوئی یاد آیا تو غلام یاد آئے۔نزع کی حالت میں آخری الفاظ جو آپ کی زبان مبارک سے سنے گئے۔وہ یہ تھے۔”اَلصَّلٰوةَ وَ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ یعنی اے مسلمانو! میری آخری وصیت تم کو یہ ہے کہ نماز اور غلاموں کے متعلق میری تعلیم کو نہ بھولنا“

آپ نے ان غلاموں کو جو اعزاز بخشا تاریخ عالم میں اس کی مثال نہیں ملتی۔وہ بلال حبشی جس کو کفار مکہ تپتی ہوئی ریت پر گھسیٹتے اور جس کے منہ سے اَحَد اَحَد کی آواز نکلتی۔اس حبشی غلام کو مؤذن رسول کا اعزاز ملا۔پھر یہاں پر بس نہیں فتح مکہ کے موقع پر تمام سرداروں اور رؤسائے مکہ کے لئے یہ اعلان کیا گیا کہ اگر تم امان چاہتے ہو تو بلال کے جھنڈے تلے آؤ۔اللہ اللہ کیا شان ہے اُس بلال کی جس سے کفار مکہ جانوروں سے بدتر سلوک کرتے تھے۔فتح مکہ کے دن یہ لوگ اپنی جانیں بچانے کے لئے اس کے جھنڈے تلے پناہ لینے پر مجبور تھے۔

سبحان اللہ! آپ نے کیسی عظمت، کیسی شان اور کیسا وقار غلاموں کو عطا فرمایا۔آج کی مہذب دنیا جو اپنے زعم میں غلاموں کو آزادی دلانے کے دعوے کرتی ہے آنحضور ﷺ کے اس نمونہ کی خاک کو بھی نہیں پہنچتی۔

پھر آپؐ نے اپنے نمونہ سے اور اپنی تعلیمات کے ذریعہ غرباء، بے کس اور بے سہارا لوگوں کی خدمت کے ایسے اسلوب سکھائے کہ ان کو پڑھ کر روح وجد میں آجاتی ہے کہ کیسا عظیم تھا یہ رسول اور اپنی تمام تر عظمتوں اور رفعتوں کے باوجود کتنا منکسر المزاج اور کتنا سادہ اور کتنا غریب نواز فرمایا:۔کہ تم مجھے کمزوروں میں تلاش کرو۔یعنی میں ان کے ساتھ ہوں اور ان کی مدد کر کے تم میری رضا حاصل کر سکتے ہو۔

بعض دفعہ آپ کے پاس ڈھیروں ڈھیر مال آتا آپ اسے غریبوں اور محتاجوں میں بانٹ دیتے اور خود آپ نے ساری زندگی غریبانہ طور پر گزاری۔یہ عظیم رسول جس کی خاطر تمام کائنات پیدا کی گئی ایک ایسی چٹائی پر سوتا ہے کہ جب اٹھ کر بیٹھتا ہے تو جسم مبارک چٹائی کی سختی کی وجہ سے نشانوں سے بھر جاتا ہے۔پھر آپ پر بہت سے ایسے وقت آئے کہ آپ کو فاقوں پر فاقے کرنے پڑے آپ خود فرماتے ہیں کہ مجھ پر تیس دن ایسے گزرے کہ میرے اور بلال کے لئے کوئی کھانا نہیں تھا جسے کوئی زندہ وجود کھا سکے سوائے معمولی سے کھانے کے جو بلال کی بغل کے نیچے آسکتا تھا۔

آپ نے غریبوں اور بے کسوں کو جو پیار دیا اس کا ایک واقعہ تاریخ نے اس طرح محفوظ کیا ہے۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ گاؤں کا رہنے والا ایک صحابی جس کا نام زاہر بن حرام تھا اور دیکھنے میں بڑا بدصورت تھا گاؤں کی چیزیں بطور تحفہ حضور کی خدمت میں پیش کیا کرتا تھا۔حضور اس سے بہت محبت کرتے اور تحائف سے نوازتے تھے۔ ایک دن حضور نے دیکھا کہ منڈی میں اپنا سامان فروخت کر رہا ہے۔ آپؐ نے چپکے سے پیچھے سے جا کر اسکی آنکھوں پر اپنے ہاتھ رکھ دیئے۔کہ بتاؤ میں کون ہوں۔کچھ دیر بعد جب اس نے محسوس کیا کہ یہ تو حضورؐ ہیں تو اپنے جسم کو حضور کے سینہ مبارک سے ملادیا۔حضورؐ مزاحاً فرمانے لگے۔یہ غلام مجھ سے کون خریدتا ہے۔ یہ سن کر اُس نے کہا: یا رسول اللہ! خدا کی قسم اس طرح تو آپ گھاٹے میں رہیں گے۔(مجھ حقیر اور بدصورت کو کون خریدے گا) اس پر حضورؐ نے فرمایا خدا کے نزدیک تم حقیر نہیں بلکہ بڑا قیمتی اور انمول وجود ہو۔(یعنی آسمان پر خدا تمہارا خریدار ہے۔)

آپ ہمیشہ غرباء کے حالات کو درست رکھنے کی کوشش کرتے اور ان کو سوسائٹی میں مناسب مقام دینے کی سعی فرماتے۔ آپ نے فرمایا: شادی کی بدترین دعوت وہ ہے جس میں امراء کو بلایا جائے اور غرباء کو چھوڑ دیا جائے۔

پھر ایک اور طبقہ جس کے ساتھ معاشرہ میں بہت ہی ناروا سلوک کیا جاتا تھا وہ عورتوں کا طبقہ تھا۔عورت ورثہ میں بانٹی جاتی تھی۔ جائیداد میں اس کا کوئی حق نہ تھا۔اس کی زندگی انتہائی کربناک حالت میں گزرتی تھی۔آپ کی بعثت سے قبل عرب میں بچیوں سے کیا جانے والا سلوک بیان کرنے پر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔عرب کے بعض قبائل میں بچی کا وجود باپ کی عزت و ناموس پر دھبہ تصور کیا جاتا۔اسے پیدا

ہوتے ہی اس جہاں سے رخصت کردیا جاتا۔ باپ کا چہرہ ذلت کے احساس سے سیاہ ہو جاتا۔ جب اسے گڑھے کے کنارے پر کھڑا کر کے دھکا دینے کے بعد۔ مٹی ڈالی جاتی تو وہ معصوم ابا ابا پکارتی رہ جاتی۔ مگر اس کا ظالم باپ اس پر مٹی ڈال کر اسے زندہ درگور کردیتا۔ آنحضرت ﷺ کا مبارک وجود ان معصوم بچیوں کے لئے سراپا رحمت بن گیا۔ آپ نے نہ صرف عرب کی اس قبیح رسم کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا بلکہ ان کو معاشرہ میں عزت کا مقام بخشا اور انہیں شیشے کے آبگینے قرار دیا۔

معصوم بچے معاشرے کا ایک نہایت اہم حصہ ہیں۔ بچوں کے احساسات کا پورا پورا خیال فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا اَکْرِمُوْا اَوْلَادَکُمْ کہ اپنے بچوں کی تکریم کرو اور ان سے عزت اور توقیر سے پیش آؤ۔ پھر آپ نے اپنے عمل سے بچوں کی تکریم کے سبق سکھائے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار آنحضرت ﷺ نے اپنے نواسے حضرت حسنؓ بن علیؓ کو بوسہ دیا۔ اس وقت آپؐ کے پاس ایک قبیلہ کا سردار اقرع بن حابس بیٹھا تھا۔ اقرع نے یہ دیکھ کر عرض کیا: میرے دس بیٹے ہیں، میں نے کبھی کسی کو بوسہ نہیں دیا۔ آپ نے اسکی طرف نظر اٹھا کر فرمایا۔ جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

حضور بچوں کے ساتھ انتہائی حسن خلق سے پیش آتے۔ بچوں سے ملتے تو ہمیشہ انہیں سلام کرتے۔ پیارے آقاؐ بچوں کے آرام و سکون کا بھی بہت خیال رکھتے۔ فرماتے کہ میں نماز شروع کرتا ہوں تو ارادہ ہوتا ہے لمبی نماز پڑھوں مگر کسی بچے کے رونے کی آواز کان میں پڑجاتی ہے تو نماز مختصر کردیتا ہوں۔

افسوس کہ بچوں سے پیار کے ساتھ ساتھ ان کی تکریم کرنے کی نصیحت کو بہت سے والدین نظر انداز کردیتے ہیں اور اس کے نتیجے میں بہت سے دکھوں میں مبتلا ہو جاتے اور اللہ کی نعمتوں سے محروم ہو جاتے ہیں اور اولادیں ضائع ہو جاتی ہیں۔

پھر یتیموں اور بیواؤں کے بھی تو آپ ہی والی اور سہارا تھے۔ قرآنی تعلیم وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ پر خود عمل کر کے دکھایا اور اپنی امت کو بھی اس کی تلقین کی تا وہ بے سہارا نہ رہ جائیں اور دوسروں کی دستِ نگر نہ بن جائیں۔ اور دوسروں کے رحم و کرم پر نہ ہوں۔ فرمایا تم ان کا نکاح کرواؤ تاکہ وہ باعزت اور باوقار زندگی گزاریں اور یتیم بچوں کو باپ کا پیار اور سہارا عطا ہو۔

آپ آیت قرآنیہ اَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ کی عملی تفسیر تھے۔

ایک دفعہ مکہ کے بازاروں میں ایک بچہ روتا ہوا جا رہا تھا۔ اس کے پاس اتنے کپڑے بھی نہیں تھے کہ وہ اپنا جسم اچھی طرح ڈھانپ لے۔ اس کے پاؤں زخمی تھے۔ حضور جو بچوں سے بے حد پیار کرتے تھے آپ کی آنکھیں اسے دیکھ کر بھر آئیں۔ آپؐ نے آگے بڑھ کر بچے کو گود میں اٹھالیا۔ آپ اسے گھر لے گئے۔ کھانا کھلایا۔ کپڑے پہنائے۔ اور اسے اپنے بچوں کی طرح رکھا۔

حضرت ابوہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مسلمانوں کے گھروں میں سے سب سے بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جائے اور مسلمانوں کے گھروں میں سے بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ برا سلوک ہوتا ہو۔

آنحضرت ﷺ اپنے ساتھیوں کی خدمت ان کی مشکلات میں شریک ہوکر بھی فرماتے۔ اپنے آپ کو ان پر کوئی ترجیح نہ دیتے۔

جب غزوہ بدر کے لئے مدینہ سے نکلے۔ تو سواریاں بہت کم تھیں۔ تین تین آدمیوں کے حصے میں ایک ایک اونٹ آیا۔ آپ خود بھی اس تقسیم میں شامل تھے۔ اور آپ کے حصے میں جو اونٹ آیا اس میں آپ کے ساتھ حضرت علیؓ اور حضرت ابولبابہؓ بھی شریک تھے۔ اور سب باری باری سوار ہوئے۔ جب حضور کے اترنے کی باری آئی۔ تو دونوں جانثار عرض کرتے۔ یارسول اللہ آپؐ سوار رہیں۔ ہم پیدل چلیں گے۔ مگر آپؐ فرماتے۔ تم دونوں مجھ سے زیادہ پیدل چلنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اور نہ میں تم دونوں سے زیادہ ثواب سے بے نیاز ہوں۔

آنحضرت ﷺ کی تو پوری زندگی بنی نوع انسان کی بہبود اور خدمت اور ہر قسم کی فلاح کے لئے وقف تھی۔ اور اس مقصد کے لئے آپ ہمہ وقت تیار رہتے تھے۔ اور اپنے تمام حقوق اور آرام چھوڑ دیا کرتے تھے۔ آپ نے کبھی سائل کو ردّ نہیں فرمایا۔

ایک عورت حضور کے پاس حاشیہ دار چادر لے کر آئی۔ اور کہا یارسول اللہؐ میں نے اسے اپنے ہاتھ سے بُنا ہے تاکہ آپ کو پہناؤں۔ حضور کو ان دنوں ایک چادر کی ضرورت بھی تھی۔ آپ نے وہ چادر لے لی۔ اور اسے زیب تن فرما کر صحابہ کی طرف تشریف لائے۔ ایک صحابی نے کہا یارسول اللہؐ یہ چادر مجھے عطا فرمادیں۔ حضورؐ جب مجلس سے واپس گئے۔ تو چادر اتار کر اس صحابی کو بھجوا دی۔ دوسرے صحابہ نے اس صحابی سے کہا تو نے اچھا کام نہیں کیا۔ تم جانتے تھے کہ حضور کسی سائل کو رد نہیں کرتے۔ اس نے کہا میں نے تو اس لئے چادر مانگی تھی کہ مجھے بطور کفن پہنائی جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے کائنات میں بلند ترین مقام عطا فرمایا تھا اور آپ کو ایسے خدام بھی بخشے تھے جو آپ کی خدمت پر ہمیشہ کمربستہ تھے اور آپ کے پسینہ کی جگہ خون بہانے کو تیار تھے۔ مگر اس کے باوجود آپ اپنے خادموں کے بوجھ ہلکا کرتے اور انہیں آرام پہنچانے کی کوشش کرتے۔ آپ نے عمل کو وقار بخشا اور ہاتھ سے کام کرنے میں عزت و شرف کی نوید سنائی۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضور اپنی جوتی خود مرمت کر لیتے اور اپنا کپڑا سی لیا کرتے تھے۔ ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ آپ اپنے کپڑے صاف کر لیتے۔ ان کو پیوند لگاتے۔ بکری کا دودھ دوہتے۔ اونٹ باندھتے۔ ان کے آگے چارہ ڈالتے۔ آٹا گوندھ لیتے۔ اور بازار سے سودا سلف لے آتے۔ اگر خادم آٹا پیستے ہوئے تھک جاتا تو اس کی مدد کرتے۔

آنحضرت ﷺ نے قومی اور اجتماعی محنت کے امور میں بنفس نفیس شریک ہو کر قومی خدمت کو ایک نیا شرف اور نئی عظمت عطا فرمائی۔

مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر ایک بستی تھی جس کا نام قبا تھا۔ حضور نے جب ہجرت فرمائی تو مدینہ جانے سے قبل اس بستی میں قیام فرمایا۔ یہاں مسجد کی تعمیر میں آپ نے خود صحابہ کے ساتھ مزدوروں کی طرح حصہ لیا۔ صحابہ بیان کرتے ہیں کہ حضور خود بھاری پتھر اٹھا کر لاتے یہاں تک کہ جسم مبارک جھک جاتا۔ پیٹ پر مٹی نظر آتی۔ صحابہ عرض کرتے۔ یارسول اللہ ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ آپ یہ پتھر چھوڑ دیں۔ ہم اٹھالیں گے۔ مگر آپؐ فرماتے۔ نہیں، تم ایسا ہی اور پتھر اٹھا لاؤ۔

ایک سفر کے دوران کھانا تیار کرنے کا وقت آیا تو صحابہ نے اپنے اپنے کام بانٹ لئے۔ کسی نے بکری ذبح کرنے کا، کسی نے پکانے کا۔ مگر حضورؐ نے جنگل سے لکڑی اکٹھا کرنے کا کام اپنے ذمہ لیا۔ صحابہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! یہ کام بھی ہم کرلیں گے۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ میں جانتا ہوں تم یہ کام بھی کرسکتے ہو۔ مگر میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میں خود کو تم سے ممتاز کروں اور الگ رکھوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس آدمی کو پسند نہیں کرتا جو اپنے ہمراہیوں سے ممتاز بنتا ہے۔

جنگی قیدیوں سے بھی جب کہ ان کے ساتھ ہر قسم کا سلوک جائز تھا آپؐ نے احسان کا سلوک فرمایا۔

ایک شخص جو آپ کے قتل کے ارادہ سے آیا تھا۔ آپ سوئے ہوئے تھے۔ تلوار درخت سے لٹک رہی تھی۔ اس نے تلوار اپنے ہاتھ میں پکڑی اور آپ پر سونت لی۔ آپ کی آنکھ کھل گئی۔ اس نے کہا۔ اے محمد اب تجھے میرے ہاتھ سے کون بچائے گا۔ آپ نے فرمایا اللہ: اس پر تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی۔ آپ نے تلوار پکڑ لی۔ یہ وہ وقت تھا کہ اگر آپ چاہتے تو اس سے انتقام لے سکتے تھے، اسے مار سکتے تھے۔ لیکن آپ اسے مارنا نہیں چاہتے تھے۔ آپ تو مارنے کے لئے نہیں آئے تھے بلکہ ان وحشیوں کو زندگی عطا کرنے کے لئے آئے تھے۔ آپ نے اس شخص کو اپنے احسان سے ہمیشہ کی زندگی عطا کردی۔ وہ شخص اسلام قبول کر کے آپ کے متبعین میں شامل ہو گیا۔

جنگ حنین میں بنو ہوازن کے قریباً چھ ہزار قیدی مسلمانوں کے ہاتھ آئے۔ ان میں آپ کی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ سعدیہ کے قبیلہ والے اور ان کے رشتہ دار بھی تھے جو حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور کی رضاعت کا حوالہ دے کر آزادی کی درخواست کی۔ آپ نے انصار اور مہاجرین سے مشورہ کے بعد سب کو رہا کردیا۔

کوئی یہ نہ سمجھے کہ آپ کی خدمت خلق صرف مسلمانوں تک محدود رہی۔ آپ رحمۃ للعالمین تھے۔ امیر و غریب، چھوٹے بڑے، کالے گورے، مرد عورت، مشرقی مغربی، اور عربی عجمی میں کوئی تمیز نہیں تھی۔ سارے ہی اس چشمۂ فیض سے یکساں فیضیاب ہو رہے تھے۔ بلکہ ہر کوئی سمجھتا تھا کہ سب سے بڑھ کر شفقت و رحمت کا سلوک میرے ساتھ ہے۔

آپ نے مشرکین سے بھی حسن سلوک فرمایا۔ یہود و نصاریٰ سے بھی حسن سلوک فرمایا اور حسن سلوک کی نصیحت فرمائی۔ جب مکہ میں قحط پڑا تو آپ کے دشمن آپ کے پاس پہنچے کہ مسلمانوں نے ہمارے غلے کے قافلے راستے میں روک لیے ہیں۔ آپ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ ان کے قافلوں کو جانے دو۔ بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے جانور مر گئے تو مشرکین مکہ مدینہ آئے۔ آپ ان کی بات سن کر بے قرار ہو گئے۔ دعا کی کہ اے خدا ان کے لئے بارش برسادے۔ پھر آپ نے ان کی مدد کے لئے چاندی بھی بھجوائی۔

آپ صدقہ و خیرات کے ذریعہ خدمت

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

For any Business/Commercial Requirments
Complete Financial Packages Can Be Arranged
Contact
Iqbal Ahmad BA AIB MIAP
Former Bank Executive Vice President/General Manager UK
Mobile: 07957-260666
www.commloans.co.uk --- **e-mail: comm.it@virgin.net**
NACFB Member of the National Association of Commercial Finance Brokers

F0ZMAN FOODS
A LEADING
BUYING GROUP
FOR GROCERS
AND C.N.T.SHOPS
2-SANDY HILL ROAD
ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-553-3611

خطبہ جمعہ

مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے

مہمانوں کی عزت واکرام اور خدمت کو اپنا شعار بنائیں اور محبت، خلوص اور ایثار و قربانی کے جذبہ سے اُن کی بے لوث خدمت کریں۔

ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ اگر سارا جہان ہمارا عیال ہوجائے تو ہمارے مہمات کا متکفل خدا تعالیٰ ہے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۱۹ رجولائی ۲۰۰۲ء بمطابق ۱۹ روفا ۱۳۸۱ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ. وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾۔(سورۃ الحشر:آیت ۱۰)

اور وہ لوگ جنہوں نے ان سے پہلے ہی گھر تیار کر رکھے تھے اور ایمان کو (دلوں میں) جگہ دی تھی وہ ان سے محبت کرتے تھے جو ہجرت کر کے ان کی طرف آئے اور اپنے سینوں میں اس کی کچھ حاجت نہیں پاتے تھے جو اُن (مہاجروں) کو دیا گیا اور خود اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے تھے باوجود اس کے کہ انہیں خود تنگی درپیش تھی۔ پس جو کوئی بھی نفس کی خساست سے بچایا جائے تو یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

اگلے جمعہ سے یہاں جماعت احمدیہ یوکے کا ۳۶واں جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے۔ اسی مناسبت سے آج کے خطبہ میں چند امور پیش کئے جائیں گے۔ انشاءاللہ

حضرت شُرَیح ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ مہمان کی عزت کرے۔ ایک دن رات تک اس کی خدمت تو اس کا انعام شمار ہو گی جبکہ تین دن تک مہمان نوازی ہو گی۔ اس کے بعد (کی خدمت) صدقہ ہے۔ اور اس (مہمان) کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اس کے ہاں ٹھہرا رہے اور اس کو تکلیف میں ڈالے۔

(ابو داؤد۔ کتاب الاطعمة باب الضیافة)

حضرت عقبہ بن عامر ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا: لَاخَیْرَ فِیْمَنْ لَا یُضَیِّفُ کہ جو مہمان نوازی نہیں کرتا اُس میں کوئی خیر و برکت نہیں۔

(مسند احمد بن حنبل)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں کچھ ایسے بالاخانے ہیں کہ ان کے اندر سے باہر والے حصوں کو دیکھا جا سکتا ہے اور باہر سے اندر والے حصوں کو دیکھا جا سکتا ہے۔ ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ! یہ کن کے لئے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ ان کے لئے جنہوں نے خوش کلامی کی، کھانا کھلایا، باقاعدگی سے روزے رکھے اور خدا کی خاطر رات کے وقت اس حال میں نماز ادا کی کہ لوگ سو رہے ہوں۔ (سنن ترمذی۔ کتاب البرّ والصّلۃ۔ باب ماجاء فی قول المعروف)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔
معمولی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو۔ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنا بھی نیکی ہے۔ (صحیح مسلم۔ کتاب البرو الصلة باب استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء)

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں مہمانوں کے انتظام اور مہمان نوازی کی نسبت ذکر ہوا تو آپؑ نے فرمایا:-

"میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس کے لئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جاوے۔ مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ اس سے پیشتر میں نے یہ انتظام کیا ہوا تھا کہ خود بھی مہمانوں کے ساتھ کھانا کھاتا تھا۔ مگر جب سے بیماری نے ترقی کی اور پرہیزی کھانا کھانا پڑا تو پھر وہ التزام نہ رہا۔ ساتھ ہی مہمانوں کی کثرت اس قدر ہو گئی کہ جگہ کافی نہ ہوتی تھی اس لئے بمجبوری علیحدگی ہوئی۔ ہماری طرف سے ہر ایک کو اجازت ہے کہ اپنی تکلیف کو پیش کر دیا کرے۔ بعض لوگ بیمار ہوتے ہیں ان کے واسطے الگ کھانے کا انتظام ہو سکتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم۔ صفحہ ۲۹۲۔ جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقعہ پر میاں نجم الدین صاحب مہتمم لنگر خانہ کو بلوا کر تاکیداً فرمایا کہ :-

"دیکھو بہت سے مہمان آئے ہوئے ہیں ان میں سے بعض کو تم شناخت کرتے ہو اور بعض کو نہیں۔ اس لیے مناسب یہ ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر تواضع کرو۔ سردی کا موسم ہے چائے پلاؤ اور تکلیف کسی کو نہ ہو۔ تم پر میرا حُسن ظن ہے کہ مہمانوں کو آرام دیتے ہو۔ ان سب کی خوب خدمت کرو۔ اگر کسی کو گھر یا مکان میں سردی ہو تو لکڑی یا کوئلہ کا انتظام کر دو۔" (ملفوظات جلد سوم۔ صفحہ ۴۹۲۔ جدید ایڈیشن)

اسی طرح ایک اَور موقعہ پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے لنگر خانہ کے منتظمین کو یہ بھی تاکید فرمائی کہ :

"آج کل موسم بھی خراب ہے اور جس قدر لوگ آئے ہوئے ہیں یہ سب مہمان ہیں اور مہمان کا اکرام کرنا چاہئے۔ اس لیے کھانے وغیرہ کا انتظام عمدہ ہو۔ اگر کوئی دودھ مانگے دودھ دو۔ چائے مانگے چائے دو۔ کوئی بیمار ہو تو اس کے موافق الگ کھانا اسے پکا دو۔"

(ملفوظات جلد سوم۔ صفحہ ۱۵ ، ۱۲۔ جدید ایڈیشن)

مہمانوں کی خاطر تواضع کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے نصیحت فرمائی کہ :-

"لنگر خانہ کے مہتمم کو تاکید کر دی جاوے کہ وہ ہر ایک شخص کی احتیاج کو مدّنظر رکھے مگر چونکہ وہ اکیلا آدمی ہے اور کام کی کثرت ہے ممکن ہے کہ اُسے خیال نہ رہتا ہو، اس لیے کوئی دوسرا شخص یاد دلا دیا کرے۔ کسی کے میلے کپڑے وغیرہ دیکھ کر اس کی تواضع سے دست کش نہ ہونا چاہیے، کیونکہ مہمان تو سب یکساں ہی ہوتے ہیں اور جو نئے ناواقف آدمی ہیں تو یہ ہمارا حق ہے کہ اُن کی ہر ایک ضرورت کو مدّنظر رکھیں۔ بعض وقت کسی کو بیت الخلا کا ہی پتہ نہیں ہوتا تو اُسے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مہمانوں کی ضروریات کا بڑا خیال رکھا

جاوے۔ میں تو اکثر بیمار رہتا ہوں، اس لیے معذور ہوں۔ مگر جن لوگوں کو ایسے کاموں کے لئے قائمقام کیا ہے یہ ان کا فرض ہے کہ کسی قسم کی شکایت نہ ہونے دیں۔ کیونکہ لوگ صدہا اور ہزار ہا کوس کا سفر طے کر کے صدق اور اخلاص کے ساتھ تحقیق حق کے واسطے آتے ہیں۔ پھر اگر اُن کو یہاں تکلیف ہو تو ممکن ہے کہ رنج پہنچے اور رنج پہنچنے سے اعتراض بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اس طرح سے ابتلا کا موجب ہوتا ہے اور پھر گناہ میزبان کے ذمہ ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم۔ صفحہ ۱۷۰۔ جدید ایڈیشن)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اگرچہ یہ سچ ہے کہ خدا تعالیٰ کسی کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا ﴿اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ﴾ مگر نیکی کرنے والے کو اجر مد نظر نہیں رکھنا چاہئے۔ دیکھو اگر کوئی مہمان یہاں محض اس لئے آتا ہے کہ وہاں آرام ملے گا، ٹھنڈے شربت ملیں گے یا تکلف کے کھانے ملیں گے تو وہ گویا ان اشیاء کے لئے آتا ہے حالانکہ خود میزبان کا فرض ہوتا ہے کہ وہ حتی المقدور اُن کی مہمان نوازی میں کوئی کمی نہ کرے اور اس کو آرام پہنچاوے اور وہ پہنچاتا ہے لیکن مہمان کا خود ایسا خیال کرنا اس کے لئے نقصان کا موجب ہے"۔

(الحکم۔ جلد ۵ نمبر ۳۵ بتاریخ ۲۴/ستمبر ۱۹۰۱ء، صفحہ ۱۰)

حضرت محمد یحییٰ خان صاحب اپنے والد محترم حضرت مولوی انوار حسین خان صاحبؓ کے قبول احمدیت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہمان نوازی کا ذکر کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:۔

"میرے والد صاحب مرحوم حکیم انوار خان صاحب سکنہ شاہ آباد ضلع ہردوئی یوپی نے ۱۸۸۹ء میں لدھیانہ آکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی تھی اور اس سے کچھ عرصہ قبل سے ان کی خط و کتابت تھی اور وہ بیعت کا شرف حاصل کرنا چاہتے تھے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیعت لینے کی اجازت نہ ہونے کی وجہ سے اُن کو قادیان آنے سے روکا ہوا تھا۔ جب حضور لدھیانہ اس غرض سے تشریف لے چلے تو والد صاحب کو اطلاع کر دی۔ اور والد صاحب مرحوم اس کی تعمیل میں لدھیانہ آکر فیضیاب ہوئے۔ والد صاحب دیوبند کے دستار بند مولوی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہمان نوازی کا یہ واقعہ اکثر سنایا کرتے تھے کہ میں پہلی مرتبہ قادیان دارالامان ۱۸۹۲ء میں آیا تھا۔ اور اس وقت مہمان گول کمرہ میں ٹھہرا کرتے تھے۔ میں بھی وہیں ٹھہرا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ساتھ ہی کھانا تناول فرمایا کرتے تھے۔ اور کھانا کھاتے کھاتے اُٹھ کر اندر تشریف لے جاتے اور کبھی چٹنی اور کبھی اچار لے کر آتے کہ آپ کو مرغوب ہوگا۔ غرضیکہ کھانا خود بہت کم کھاتے اور مہمانوں کی خاطر زیادہ کیا کرتے تھے"۔

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر ۳۔ صفحہ ۱۳۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ عام طور پر جماعت کو مخاطب کر کے یہ فرمایا کہ:

"چونکہ آدمی بہت ہوتے ہیں اور ممکن ہے کہ کسی کی ضرورت کا علم (اہل عملہ کو) نہ ہو۔ اس لئے ہر ایک شخص کو چاہیے کہ جس شے کی اُسے ضرورت ہو وہ بلا تکلف کہہ دے۔ اگر کوئی جان بوجھ کر چھپاتا ہے تو وہ گنہگار ہے۔ ہماری جماعت کا اصول ہی بے تکلفی ہے"۔

(ملفوظات جلد چہارم۔ صفحہ 79۔ جدید ایڈیشن)

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

حضرت اقدس علیہ السلام نے منشی عبدالحق صاحب کو ایک دفعہ مخاطب کر کے یہ ارشاد فرمایا کہ آپ ہمارے مہمان ہیں اور مہمان آرام وہی پا سکتا ہے جو بے تکلف ہو۔ پس آپ کو جس چیز کی ضرورت ہو، مجھے بلا تکلف کہہ دیں۔ پھر جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا کہ دیکھو! یہ ہمارے مہمان ہیں اور تم میں سے ہر ایک کو مناسب ہے کہ ان سے پورے اخلاق سے پیش آوے اور کوشش کرتا رہے کہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔

(ملفوظات جلد دوم۔ صفحہ ۸۰۔ جدید ایڈیشن)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ آنے میں اس پر بوجھ پڑتا ہے۔ یا ایسا سمجھتا ہے کہ یہاں ٹھہرنے میں ہم پر بوجھ ہوگا۔ اسے ڈرنا چاہئے کہ وہ شرک میں مبتلا ہے۔ ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ اگر سارا جہان ہمارا عیال ہو جائے تو ہمارے مہمات کا متکفل خدا تعالیٰ ہے۔ ہم پر ذرا بھی بوجھ نہیں۔ ہمیں تو دوستوں کے وجود سے بڑی راحت پہنچتی ہے۔ یہ وسوسہ ہے جسے دلوں سے دور پھینکنا چاہئے"۔ (ملفوظات جلد اول۔ صفحہ ۴۵۵)

اس کے بعد جلسہ سالانہ کے ضمن میں میزبانوں اور مہمانوں کو چند ضروری نصائح کرنی چاہتا ہوں۔

انگلستان کے احمدیوں کو چاہئے کہ وہ ذوق و شوق کے ساتھ اس جلسہ میں شریک ہوں۔ بغیر کسی خاص عذر کے کوئی غیر حاضر نہ رہے۔ بعض لوگ تین دن کے بجائے صرف دو دن یا آخری دن کے لئے آجاتے ہیں اور اُن کے آنے کا مقصد صرف میل ملاقات ہوتا ہے۔

اس جلسہ کی برکات کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ اس کے مقاصد کو مد نظر رکھتے ہوئے تینوں دن حاضر رہیں اور جس حد تک ممکن ہو جلسہ کی تقاریر اور باقی پروگرام پوری توجہ اور خاموشی سے سنیں اور وقت کی قدر کرتے ہوئے کسی بھی صورت اسے ضائع نہ کریں۔

مہمانوں کی عزت و اکرام اور خدمت کو اپنا شعار بنائیں اور محبت، خلوص اور ایثار و قربانی کے جذبہ سے اُن کی بے لوث خدمت کریں۔

یہ بات یاد رکھیں کہ مہمانی اگرچہ تین دن کی ہوتی ہے لیکن جو گھر کے عزیز رشتہ دار ہوتے ہیں ان کو اگر شوق سے زیادہ بھی ٹھہرا لیا جائے تو وہ ہرگز مہمانوازی میں نہیں بلکہ اقرباء کے حق میں آتے ہیں۔

اگر مہمانوں کی خواہش کے مطابق انہیں قیام و طعام کی پوری سہولتیں نہ مل سکیں تو انہیں چاہئے کہ جو کچھ میسر آئے اس پر خوش دلی سے راضی رہیں اور انتظامات میں کوئی کمی یا کمزوری بھی دیکھیں تو جگہ جگہ اس کا تذکرہ نہ کرتے پھریں۔ ہاں متعلقہ ذمہ دار کارکنان کو اس سے فوری طور پر آگاہ کر دیں تاکہ جو اصلاح ممکن ہو وہ بروقت کی جاسکے۔

جلسہ کے ایام بالخصوص ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھتے ہوئے گزاریں اور التزام کے ساتھ نمازوں کی پابندی کریں۔ لنگر خانہ میں بھی نماز کی ادائیگی کا انتظام ہونا چاہئے اور دوسرے کارکنان بھی باقاعدگی سے نماز ادا کریں۔ اُن کے افسران کی یہ ذمہ داری ہوگی کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں۔

فضول گفتگو سے اجتناب کریں۔ باہمی گفتگو میں دھیماپن اور وقار قائم رکھیں۔ تلخ گفتگو سے اجتناب کریں۔ اسی طرح بلند آواز سے تُو تُو مَیں مَیں کرنا یا ٹولیوں کی صورت میں بیٹھ کر قہقہے لگانا اچھی عادت نہیں۔ ایسی صورت میں بسا اوقات مہمان یہ سمجھنے لگتا ہے کہ شاید مجھ پر ہنسا جا رہا ہے۔

نعرے صرف مرکزی انتظام کے تحت لگنے چاہئیں۔ اور بے ہنگم شور برپا نہیں کرنا چاہئے۔ نظم و ضبط کا خیال رکھیں اور منتظمین جلسہ سے بھرپور تعاون کرتے ہوئے ان کی ہر طرح اطاعت کریں۔

صفائی ایمان کا ایک جزو ہے۔ اس لئے صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ جلسہ گاہ، مساجد،

رہائش کی جگہوں بلکہ سارے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے میں منتظمین کے ساتھ مکمل تعاون فرمائیں۔ غسلخانوں کی صفائی بھی بہت ضروری ہے۔ مختلف مقامات پر جو بڑے بڑے بِن رکھے گئے ہیں، اُن میں اپنی استعمال شدہ چیزیں پھینکیں۔ کھانے کے بعد ڈسپوزیبل برتن خود اٹھا کر ڈسٹ بِن میں ڈالیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ خیال ضرور رکھیں کہ کھانے کا ایک لقمہ بھی ضائع نہ ہونے پائے۔ اتنا ہی کھانا لیں جتنے کی آپ کو ضرورت ہے۔ دوبارہ ضرورت پڑے تو دوبارہ بھی لے سکتے ہیں۔

خواتین پردے کا خاص خیال رکھیں۔ عورتیں جو چہرہ نہ ڈھانک سکیں، تو پھر بناؤ سنگھار کر کے سرِعام بھی نہ پھریں۔ بہرحال تمام احباب وخواتین کو چاہئے کہ وہ غضِ بصر سے کام لیں۔

اسلام آباد کی حدود میں داخلہ سے قبل متعلقہ حفاظتی عملہ کے سامنے خود ہی چیکنگ کے لئے پیش ہو جایا کریں۔ یہ تأثر نہ پڑے کہ آپ مجبوراً آمادہ کئے گئے ہیں۔ ہر وقت شناختی کارڈ لگا کر رکھیں اور اگر کوئی اس کے بغیر نظر آئے تو اس کو بھی نرمی سے توجہ دلا دیں۔

حفاظت کے پہلو کو ہر وقت ذہن میں رکھیں۔ ہر کسی کا فرض ہے کہ خود حفاظتی کے ساتھ ساتھ خاموش سیکیورٹی کے فریضہ کو کسی وقت بھی فراموش نہ کرے۔ کوئی اجنبی نظر آئے تو متعلقہ شعبے کو اس کے متعلق اطلاع دیں۔ لیکن خود کسی سے پوچھ گچھ نہ کریں۔

گاڑیاں پارک کرتے وقت خیال رکھیں کہ وہ لوگوں کے گھروں کے سامنے یا ممنوعہ جگہوں پارک نہ کی جائیں۔ ٹریفک کے قواعد کو ملحوظ رکھیں اور جلسہ گاہ میں شعبہ پارکنگ کے منتظمین سے مکمل تعاون کریں۔ یہاں قیام کے دوران دوسرے ملکی قوانین کی بھی پوری پاسداری کریں اور بالخصوص ویزا کی میعاد ختم ہونے سے پہلے پہلے ضرور واپس تشریف لے جائیں۔

رستوں کے حقوق کا خیال رکھیں۔ تکلیف دہ چیزوں کو رستے سے ہٹانا اور گری پڑی چیزوں کو اٹھانا بھی ایک نیکی ہے۔ بازار بھی جلسہ کے دوران بند رہنا چاہئے۔ اگر مجبوری ہو تو صرف چند ضرورت کی چیزیں ہی مہیا کی جائیں۔ اپنی قیمتی اشیاء اور نقدی وغیرہ کی حفاظت کا خاص خیال رکھیں۔ اور ہرگز کسی سے قرض وغیرہ کے نام پر رقمیں نہ مانگیں۔ اور سب سے ضروری بات یہ ہے کہ اس جلسہ کو ہرگز عام دنیاوی جلسوں یا میلوں کی طرح نہ سمجھا جائے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کے میلوں کی طرح خواہ مخواہ التزام اس کا لازم ہے بلکہ اس کا انعقاد صحتِ نیت اور حسنِ ثمرات پر موقوف ہے"۔ آپ مزید فرماتے ہیں کہ "یہ دنیا کے تماشوں میں سے کوئی تماشا نہیں"۔

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اول۔ صفحہ ۳۴۰، ۳۴۳)

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والوں کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعا پر اب خطبہ کو ختم کرتا ہوں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرتے ہیں:۔

"ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہم و غم دور فرما دے۔ اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مُرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر اُن کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کُشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین"۔ (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اول۔ صفحہ ۳۴۲)

بقیہ: حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب
از صفحہ نمبر ۱۳

MTA کی نشریات مختلف ممالک تک پہنچائی جاتی ہیں۔

جماعتی ویب سائٹ:

جماعت احمدیہ کی انٹرنیٹ پر ویب سائٹ www.alislam.org امریکہ سے قائم ہوئی اور حضور انور کا خطبہ، ایم ٹی اے کے دیگر پروگرام، جماعتی تعارف اور دیگر بہت سی دینی معلومات کا انٹرنیٹ پر اجراء ہوا۔

MTA سٹوڈیو:

۱۹۹۶ء میں امریکہ میں ایم ٹی اے سٹوڈیو کا قیام ہوا۔

جلسہ سالانہ کی نشریات:

آپ ہی کے دور میں جلسہ سالانہ امریکہ کی کارروائی براہ راست MTA کے ذریعہ دنیا بھر میں نشر ہونی شروع ہوئی۔

حضور انور کے دورے

حضرت صاحبزادہ صاحب کو یہ اعزاز اور خوش قسمتی بھی نصیب ہوئی کہ آپ کے دور امارت میں حضور انور ایدہ اللہ نے امریکہ کے متعدد دورے فرمائے۔ چنانچہ حضور انور ۱۹۸۹ء، ۱۹۹۳ء، ۱۹۹۷ء اور ۱۹۹۸ء میں امریکہ تشریف لے گئے۔

فتح وظفر کی بشارتیں

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کو یہ سعادت اور اعزاز حاصل ہے کہ حضور انور کو کئی رؤیا و کشوف میں آپ کا وجود دکھائی دیا گیا۔ جس کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی فتح و ظفر اور ترقیات سے تعبیر فرمایا۔

نماز جنازہ و تدفین بہشتی مقبرہ

۳۰ جولائی ۲۰۰۲ء صبح ۱۰ بجے مسجد مبارک ربوہ میں مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جنازہ میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ بیرونی ممالک اور ربوہ کے علاوہ پاکستان کے دور دراز علاقوں اور آزاد کشمیر سے بھی احباب جماعت تشریف لائے ہوئے تھے۔

احباب جماعت کی ایک کثیر تعداد جنازہ میں شمولیت کے لئے مسجد مبارک میں صبح نو بجے سے قبل ہی پہنچنا شروع ہو گئی تھی۔ جنازہ کے وقت مسجد مبارک کا تمام مسقف حصہ گیلریوں سمیت بھر چکا تھا۔ نیز مسجد مبارک کے پختہ صحن اور صحن کے باہر کے لان کے علاوہ بعض احباب مسجد مبارک کی بیرونی گرین بیلٹس میں بھی موجود تھے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کا جسد خاکی تدفین کے لئے بہشتی مقبرہ لے جایا گیا تو خدام ربوہ نے جنازہ کے گرد ایک دائرہ بنایا اور احباب جماعت منظم طریق پر اور آسانی سے جنازہ کو کندھا دے رہے۔

انتہائی اعلیٰ اور پُر وقار انتظامات کے ساتھ جنازہ بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں لے جایا گیا۔ آپ کو آپ کی والدہ حضرت سیدہ سرور سلطان جہاں صاحبہ کے قدموں میں (ایک رو نیچے) اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ تدفین کے وقت قطعہ خاص میں افراد خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام، جماعت کے متعدد اہم عہدیدار، خدمت گار اور بزرگان سلسلہ موجود تھے۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔ اس دعا میں شامل ہونے کے لئے احباب جماعت کثیر تعداد میں بہشتی مقبرہ میں موجود تھے۔

اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کو اپنی رحمت اور مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور اعلیٰ علیین میں داخل فرمائے اور آپ کے فیض کو جاری رکھے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ اور تمام اعزہ و اقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۲ء کے موقع پر بینن کے وفد کا گروپ فوٹو

رپورٹ دوسرا جلسہ سالانہ ریجن کیری (کونگو) منعقدہ ۲۵؍مئی ۲۰۰۲ء

ساڑھے تیرہ ہزار سے زائد احباب کی شمولیت جن میں آٹھ ہزار سے زائد نومبائعین تھے۔

بعض احباب ۴۳۰ کلو میٹر کا سفر کر کے جلسہ میں شامل ہوئے، اہلِ کیری نے احمدیت کا والہانہ استقبال کیا،

گورنمنٹ کا غیر معمولی تعاون، کشتی نوح کی تعلیم کو خوب سراہا گیا۔

(رپورٹ: بشارت احمد ملک - مبلغ سلسلہ کونگو)

کیری (Kiri) صوبہ باندو ندو (Bandundu) کے ضلع (Inongo) کی ایک بہت بڑی تحصیل ہے جہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سالوں میں لاکھوں کی تعداد میں بیعتیں ہوئی ہیں اور لوگ عیسائیت کو چھوڑ کر احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہو رہے ہیں یہ علاقہ دارالحکومت کنشاسا سے بہت دور ہے اور ذرائع آمد و رفت بہت کم ہیں صرف جہاز یا دریائی سفر کر کے ہی کنشاسا پہنچا جاتا ہے اس لئے ان لوگوں کا کونگو کے مرکزی جلسہ سالانہ میں جو کنشاسا میں ہوتا ہے آنا بہت مشکل ہے ان سب حالات کو دیکھتے ہوئے مکرم امیر صاحب نے گزشتہ سال فیصلہ کیا کہ اس علاقے کا الگ جلسہ کیا جائے چنانچہ امسال یہاں کا یہ دوسرا جلسہ سالانہ تھا۔

جلسہ سالانہ سے دو ماہ قبل خاکسار نے صدران جماعت کی میٹنگ بلائی جس میں ۳۵ صدران حاضر ہوئے اس میٹنگ میں جلسہ کی تاریخ ۲۵؍مئی طے پائی اور یہ طے پایا کہ چونکہ امسال جلسہ کی حاضری بہت زیادہ ہوگی اس لئے بہتر ہے کہ جلسہ کیری میں کیا جائے۔ جلسہ کی تاریخ طے ہو جانے کے بعد مکرم محب اللہ خالد صاحب امیر جماعت احمدیہ کونگو کو اطلاع دی گئی انہوں نے فیصلہ کیا کہ وہ خود بھی جلسہ میں شریک ہوں گے۔ اسی طرح مختلف دیہات کے چیف صاحبان کو جلسہ میں شمولیت کے لئے دعوت نامے بھجوائے گئے کہ وہ اپنے گاؤں کے افراد کے ہمراہ جلسہ میں شامل ہوں۔

۱۸؍مئی کو ۴۔افراد پر مشتمل وفد مکرم امیر صاحب کی قیادت میں جلسہ میں شرکت کی غرض سے کنشاسا سے کیری پہنچا۔ اس وفد میں مکرم امیر صاحب کے علاوہ مکرم عبدالصالح مدلیس صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم و تربیت، مکرم عبدالرزاق صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجہ اور مکرم حسن سلیمان صاحب لوکل معلم شامل تھے۔ جب یہ وفد کیری پہنچا تو ائرپورٹ پر مکرم ایڈمنسٹریٹر صاحب Administrateur de Territoire (جو کہ پاکستان میں A.C. کے عہدہ کے برابر ہے)، Commandant de police (جو کہ پاکستان میں D.S.P. کے عہدہ کے برابر ہے) اسی طرح دوسرے سرکردہ احباب فوج اور نیوی کے نمائندہ اور کم و بیش ۵۰۰۔احباب استقبال کے لئے موجود تھے۔

انتظامات

جلسہ سالانہ کے انتظامات مکرم محمد لومانزا صاحب لوکل معلم و افسر جلسہ سالانہ کے سپرد تھے جنہوں نے مختلف شعبہ جات کے ناظمین کے تعاون سے جلسہ کو کامیاب بنایا۔ کنشاسا سے آئے ہوئے وفد نے بھی ان کی مدد کی اور جملہ انتظامات بخیر و خوبی انجام پائے۔ جلسہ کے انتظامات کے سلسلہ میں گورنمنٹ نے غیر معمولی تعاون کیا۔ امیر صاحب کی آمد پر گورنمنٹ کی طرف سے رہائش گاہ پر پولیس تعینات کر دی گئی تا کہ کسی قسم کی بدمزگی نہ ہو۔ یہ پولیس وفد کی واپسی تک ساتھ رہی۔ مکرم ایڈمنسٹریٹر صاحب نے گاؤں والوں کو بلایا اور تقریر کی کہ احمدیوں کے جلسہ پر آنے والے مہمان ہمارے ہیں ان کو اپنے گھروں میں رکھیں اور ان کے ساتھ ہر ممکن تعاون کریں اسی طرح انہوں نے خدام کے ساتھ مل کر وقار عمل کے ذریعے گاؤں کی صفائی کرنے کو کہا۔

گورنمنٹ نے جلسہ کے لئے فٹبال سٹیڈیم جماعت کو دیا جس میں خدام نے ایک عارضی جلسہ گاہ بنائی مختلف گاؤں سے خدام جلسہ کا کام کرنے کے لئے ایک ہفتہ پہلے کیری آ گئے تھے جنہوں نے بڑی محنت سے جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر جلسہ گاہ تیار کی۔

یَأْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ کے روح پرور نظارے

جلسہ سالانہ میں مہمانوں کی آمد جلسہ سے ۷؍روز قبل شروع ہو گئی تھی۔ جمعہ ۲۴؍مئی تک یہ تعداد ۱۵۰۰۔احباب تک پہنچ چکی تھی۔ عاشقانِ احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام یَأْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ کی صداقت کا ثبوت دیتے ہوئے دور دراز کے علاقوں سے پیدل اور سائیکلوں کے سفر طے کر کے جلسہ میں شامل ہوئے۔ ۴۔احباب کا ایک وفد ۴۳۰ کلو میٹر کا پیدل سفر کر کے جلسہ میں شامل ہوا۔ ۱۱۸۔احباب کا ایک وفد ۳۴۵ کلو میٹر کا پیدل سفر کر کے صوبہ Equateur سے جلسہ میں شامل ہوا۔ اسی طرح ایک عورت اور تین احباب کا ایک وفد پانچ دن کا پیدل سفر کر کے جلسہ میں شامل ہوا۔ یہ تمام پیدل سفر ۶ کلو میٹر سے لے کر ۴۳۰ کلو میٹر تک کے ہیں۔ اسی طرح کچھ احباب سائیکلوں اور کشتیوں پر سفر طے کر کے شامل ہوئے۔ اسی طرح ایک نابینا دوست ۱۲۲ کلو میٹر کا پیدل سفر کر کے جلسہ میں شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

جلسہ سے ایک ہفتہ قبل روزانہ نمازِ تہجد باجماعت ادا کی جاتی رہی نیز قرآن و حدیث اور کشتی نوح کے درس کا انتظام بھی کیا گیا۔

لنگر خانہ حضرت مسیح موعودؑ جلسہ سے ایک ہفتہ پہلے شروع ہوا اور دو دن بعد تک جاری رہا۔ جلسہ سے پہلے آنے والے مہمانوں کے لئے کھانا لجنہ اماء اللہ نے پکایا جبکہ جلسہ کے دن کھانا پکانے میں دوسری خواتین نے بھی احمدی خواتین کی مدد کی۔

پروگرام

جلسہ سالانہ کی کارروائی ۲۵؍مئی بروز ہفتہ صبح ۱۰ بجے شروع ہوئی۔ سب سے پہلے مکرم ایڈمنسٹریٹر صاحب نے استقبالیہ پیش کیا جس میں انہوں نے کنشاسا سے آئے ہوئے وفد کو خوش آمدید کہا اور فرمایا کہ ہمارے دل کے دروازے آپ کے لئے کھلے ہیں آپ جس طرح چاہیں ہمارے علاقے میں کام کر سکتے ہیں ہم ہر ممکن تعاون کے لئے حاضر ہیں۔ اس کے بعد باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو کہ خاکسار ملک بشارت احمد نے کی۔ تلاوت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" سے مکرم سلف کعبہ صاحب نے چند اشعار ترجمے کے ساتھ پیش کئے جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام برائے جلسہ سالانہ کیری مکرم عبدالرزاق صاحب نے فرنچ میں پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کے اقتباسات کی روشنی میں جلسہ سالانہ کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ نیز چونکہ اس علاقہ میں نئی نئی احمدیت داخل ہوئی ہے اور دوسرے مسلمان جادو وغیرہ کرتے ہیں اس لئے اکثر یہی سمجھا جاتا ہے کہ اسلام جادو کا مذہب ہے۔ چنانچہ محترم امیر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں اس بات کی بھی وضاحت فرمائی کہ اسلام جادو نہیں سکھاتا۔ افتتاحی خطاب کے بعد درج ذیل عناوین پر لنگالا (Lingala) زبان میں چار تقاریر ہوئیں۔

(۱) اسلام کیوں؟ مقرر: مکرم محمد لومانزا صاحب (۲) انفاق فی سبیل اللہ۔ مقرر: مکرم عبدالصالح مدلیس صاحب (۳) اسلام میں حضرت عیسیٰؑ کا مقام۔ مقرر: مکرم حسن سلیمان صاحب (۴) سیرت آنحضرت ﷺ۔ مقرر: خاکسار ملک بشارت احمد

جلسہ کے دوران حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب کشتی نوح سے کچھ حصہ فرنچ اور لنگالا ترجمے کے ساتھ پیش کیا گیا۔ ایک ایک پیرے پر عیسائی لوگ کھڑے ہو ہو کر تالیاں بجاتے رہے اور اس پیاری تعلیم پر واہ واہ کرتے رہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ہمیں آج تک کسی نے بتایا ہی نہیں کہ یہ اسلام کی تعلیم ہے۔ کیسی عمدہ اور اعلیٰ تعلیم ہے جو اسلام نے پیش فرمائی ہے۔

ان تقاریر کے بعد مکرم امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں انہوں نے احباب جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ اسی طرح گورنمنٹ افسران کا جماعت کے ساتھ تعاون کرنے پر شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب نے مکرم ایڈمنسٹریٹر صاحب کو قرآن کریم کا فرنچ ترجمہ بطور تحفہ پیش کیا اور اس کے بعد اختتامی دعا کروائی۔

آخر پر مجلس سوال و جواب ہوئی اور اس طرح یہ جلسہ سوا دو بجے دوپہر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ جس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ اسی روز گورنمنٹ افسران اور سرکردہ احباب کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

جلسہ میں نظم و ضبط قائم رکھنے کے لئے جہاں خدام ڈیوٹی پر موجود تھے وہاں گورنمنٹ کی طرف سے پولیس اور فوج بھی نظم و ضبط برقرار رکھنے کے لئے تعینات کی گئی تھی۔

حاضری

گزشتہ سال پہلا ریجنل جلسہ سالانہ منعقد ہوا تھا جس میں ۸۳۰ (آٹھ صد تیس) احباب شامل ہوئے تھے امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے دوسرے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۱۵۴ جماعتوں سے ۱۳۵۷۴ (تیرہ ہزار پانچ صد

الحمدللہ ، الحمدللہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے انسٹی ٹیوٹ میں سے گزشتہ سال پڑھ کر فارغ ہونے والے ۸۰ فی صد سٹوڈنٹس کو اللہ تعالیٰ نے بہترین ملازمت سے نوازا ہے اور بہت سی کمپنیاں اب خود ڈیمانڈ کر رہی ہیں کہ ہمیں آپ کے پاس پڑھے ہوئے اور لوگوں کی ضرورت ہے

نئے کورس کے لئے داخلے جاری ہیں

E-mail: Khalid@t-online.de

MICROSOFT PROFESSIONAL IT TRAINING CENTRE

EHRHARTSTR.4 30455 HANNOVER, GERMANY.

Tel :00 (49) + 511 - 40 43 75 Fax:00 (49) + 511 - 48 18 735

چوہتر) احباب جلسہ میں شامل ہوئے جن میں سے ۸۳۲۱ (آٹھ ہزار تین صد اکیس) احباب نو مبائعین تھے جبکہ باقی مہمان دوسرے مذاہب سے تھے۔ ۲۵ چھوٹے بڑے چیف صاحبان بھی شامل ہوئے۔

مخالفین احمدیت کا پروپیگنڈا

چونکہ یہ سب لوگ عیسائیت سے اسلام میں داخل ہوئے ہیں اور دوسرے مسلمان جادو ٹونے کرتے ہیں اس لئے جلسہ گاہ کی طرف آنے والے راستوں پر ایسے مسلمان کھڑے ہوگئے جو لوگوں کو یہ کہہ کر جلسہ میں شمولیت سے روکنے کی کوشش کرتے تھے کہ "احمدیوں کا جو امیر آیا ہے وہ تمہاری روحیں اپنے ساتھ کنشاسا لے جائے گا اور مار دے گا"۔

مکرم امیر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں جب جادو کا رڈ فرمایا تو لوگ جوق در جوق جلسہ گاہ میں آنے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے جلسہ گاہ بھر گئی۔

دوسرا پروپیگنڈہ عیسائی پادریوں کی طرف سے یہ کیا گیا کہ مسلمان حضرت عیسیٰؑ کو نہیں مانتے مگر حسن سلیمان صاحب نے "اسلام میں حضرت عیسیٰؑ کا مقام" کے موضوع پر تقریر کی تو وہی عیسائی اٹھ اٹھ کر تالیاں بجانے لگے اور کہنے لگے کہ ہمیں تو اسلام کا پتہ ہی آج لگا ہے اور اپنے پادریوں کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگے۔

جلسہ کے بعد ایک پروٹسٹنٹ پادری نے کہا کہ میں اس سے قبل اسلام کے بارہ میں کچھ اور تصور رکھتا تھا۔ جو اسلام آپ نے پیش کیا ہے وہ ایسا عمدہ ہے کہ اسے مانے بغیر گزارہ نہیں اس لئے میں اب احمدیت میں داخل ہوتا ہوں۔

جلسہ سالانہ کیری کی تفصیلی رپورٹ نیشنل اخبار La Palmares نے اپنی اشاعت ۱۹رجون ۲۰۰۲ء میں مع تصویر شائع کی۔

تاثرات

تمام علاقے کے لوگوں کا کہنا ہے کہ ہم نے تو کیا ہمارے باپ دادوں نے بھی کبھی ایسا جلسہ نہیں دیکھا جس میں علمی و روحانی مائدہ کے علاوہ تمام مہمانوں کے لئے کھانے کا بھی اتنا عمدہ انتظام ہوا ہو۔

اکثر لوگوں نے ذکر کیا کہ عیسائی پادری یہاں پر لمبے عرصہ سے ہیں مگر انہوں نے کبھی ایسا نہیں کیا اور مسلمان ابھی آئے ہیں اور ایسا عمدہ جلسہ کیا ہے جو یاد رہے گا۔

مکرم ایڈمنسٹریٹر صاحب نے کہا ہمیں اسلام کے بارہ میں آج معلوم ہوا ہے کہ اسلام کیا ہے اور اسلام کی تعلیمات کیسی عمدہ ہیں۔

مجلس سوال و جواب کے دوران Commandant de Police کھڑے ہوئے اور کہا کہ اب کوئی سوال نہیں ہوگا۔ آج اسلام کی صحیح تعلیم کا پتہ لگا ہے۔ اس پر غور کریں عجیب و غریب سوال کر کے لوگوں کے ذہنوں کو کسی الجھن میں نہ ڈالیں۔ بلکہ پہلے اس پر غور کریں جو آج سنا ہے اس کے بعد اگر کوئی سوال ہو تو ان کے مبلغ یہاں موجود ہیں ان سے بعد میں دریافت کرلیں۔

Commandant de Police کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کشتیٔ نوح بطور تحفہ پیش کی گئی۔ دو دن کے بعد وہ آئے اور کہنے لگے کہ میں نے آج تک اپنی زندگی میں ایسی عمدہ اور اعلیٰ اسلامی تعلیم پیش کرنے والی کتاب نہیں دیکھی۔

اس طرح یہ جلسہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو کامیاب بنانے والے تمام احباب کا حامی و ناصر ہو اور ان کو مزید خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے اور اسی طرح تمام شاملینِ جلسہ کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔

بقیہ: تقریر عبد الماجد طاہر صاحب
از صفحہ نمبر ۴

انسانیت کرنے میں مذہب و ملت اور رنگ و نسل کی کوئی تمیز نہیں کرتے تھے۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب بھی آنحضرت ﷺ سے اسلام کا واسطہ دیکر مانگا جاتا تو آپؐ حسب استطاعت ضرور دیتے۔ ایک دفعہ آپؐ کے پاس ایک آدمی آیا۔ آپؐ نے اس کو بکریوں کا اتنا بڑا ریوڑ دیا کہ دو پہاڑیوں کے درمیان کی وادی بھر گئی۔ جب وہ بکریاں لے کر اپنی قوم میں واپس آیا۔ تو کہنے لگا لوگو! اسلام قبول کرلو۔ محمد ﷺ اس طرح دیتے ہیں جیسے غربت و احتیاج کا کوئی ڈر ہی نہیں۔

حضور اپنے خدمتگاروں کا بہت خیال فرماتے۔ ایک یہودی کا لڑکا آنحضرت ﷺ کی خدمت کرتا تھا۔ وہ بچہ بیمار ہوگیا تو حضورؐ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ اس کے سرہانے بیٹھ گئے اور اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت بھی دی۔ اس لڑکے نے اپنے والد کی طرف دیکھا تو اس کے والد نے کہا ابو القاسم کی اطاعت کرو۔ چنانچہ اس لڑکے نے اسلام قبول کرلیا۔ حضورؐ جب وہاں سے نکلے تو بہت خوش تھے اور فرما رہے تھے الحمد للہ کہ خدا نے اس لڑکے کو آگ سے نجات بخشی۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک سیاہ رنگ کی عورت مسجد میں صفائی اور اس کی دیکھ بھال کرتی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے کئی دن تک اس کو نہ دیکھا تو آپ نے اس کے متعلق پوچھا۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ اس کی تو وفات ہوگئی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے کیوں نہ اس کی اطلاع دی۔ صحابہ نے رات کا وقت ہونے کی وجہ سے حضور کو تکلیف دینی مناسب نہ سمجھی تھی اور اس کی تدفین کردی۔ حضور نے فرمایا مجھے اس کی قبر دکھاؤ۔ چنانچہ آپؐ نے وہاں جا کر اس کی نماز جنازہ پڑھی۔

آپؐ نے نوع انسانی کی اس طرح بھی خدمت فرمائی کہ میت کے احترام کو لازم قرار دیا۔ حتیٰ کہ غیروں کے مُردوں کے احترام کی بھی تلقین فرمائی۔ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور کے ہمراہ تھے کہ ہمارے قریب سے ایک جنازہ گزرا۔ ہم اُسے دیکھ کر کھڑے ہوگئے اور کندھا دینے کے لئے آگے بڑھے تو معلوم ہوا کہ یہ یہودی کا جنازہ ہے۔ ہم نے رسول اللہ سے عرض کیا کہ حضور یہ تو یہودی کا جنازہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا: موت ایک افسوسناک حادثہ ہوتا ہے۔ جب تم کوئی جنازہ دیکھو تو پسماندگان کی دلداری کے لئے بلا تمیز کھڑے ہو جایا کرو۔

اب آنحضرت ﷺ کا اسوہ دیکھئے۔ ایک یہودی ہے۔ وہ بھی فوت شدہ۔ اس کی میت کے احترام میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ افسوس ان لوگوں پر جو اس مقدس آقا کی طرف منسوب ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے ایسے فتنہ و فساد کی آگ بھڑکاتے ہیں کہ اس سے نہ زندے محفوظ ہیں اور نہ مُردے۔ مسجدوں پر حملے کرتے ہیں، معصوم لوگوں کو گولیوں کا نشانہ بناتے ہیں اور بموں سے انسانیت کے ساتھ خون کی ہولی کھیلتے ہیں۔ مُردوں کو قبروں سے اکھاڑ پھینکتے ہیں اور ساتھ یہ دعویٰ بھی کرتے ہیں کہ ہم خدمت انسانیت کر رہے ہیں۔ خدا کی قسم ان کی قبیح اور مکروہ حرکات کا ہمارے آقا و مولا کی پاکیزہ سنت سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ ان کی محبت کے دعوے جھوٹے، کھوکھلے اور بے حیثیت ہیں۔ اسلام وہی ہے جو حضرت محمد ﷺ نے اپنے پاک نمونے سے پیش فرمایا جس کی چند جھلکیاں میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔

آپ کا پیغام محبت کا پیغام تھا۔ آپ کا پیغام انسانیت کا پیغام تھا۔ آپ کا پیغام ہمدردی بنی نوع انسان کا پیغام تھا۔ جسمیں نہ رنگ حائل تھا نہ زبان۔ نہ کوئی نسلی یا مذہبی تفریق۔ آپ نے انسانیت کی خدمت اس رنگ میں بھی فرمائی کہ آپ کے پیغام نے مذہب و ملت، امیر و غریب، آقا و غلام کے سب فرق مٹا دیئے۔

آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر یہ اعلان فرمایا۔

اے لوگو شائد میں اگلے سال تمہارے درمیان نہ رہوں۔ اے لوگو سنو۔ پھر فرمایا۔

اَلَا اِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَاِنَّ اَبَاكُمْ وَاحِدٌ، اَلَا لَافَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلٰى اَعَجَمِيٍّ وَلَا لِاَعْجَمِيٍّ عَلٰى عَرَبِيٍّ وَلَا لِاَحْمَرَ عَلٰى اَسْوَدَ وَلَا لِاَسْوَدَ عَلٰى اَحْمَرَ اِلَّا بِالتَّقْوٰى. اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ اَتْقَاكُمْ.

اے لوگو! تمہارا خدا ایک ہے۔ تمہارا باپ ایک ہے۔ یاد رکھو کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کسی سرخ و سفید رنگ والے کو کسی سیاہ رنگ والے پر اور کسی سیاہ رنگ والے کو کسی سرخ و سفید رنگ والے پر کسی طرح سے کوئی فضیلت نہیں۔ ہاں اگر کوئی وجہ فضیلت ہے تو وہ تقویٰ ہے۔

آج اس پاکیزہ سنت کا احیاء مسیح محمدی کی جماعت کے ساتھ وابستہ کیا گیا ہے۔ اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ کس طرح مشرق سے بھی اور مغرب سے بھی۔ شمال سے بھی اور جنوب سے بھی۔ کالے بھی اور گورے بھی اور گندمی بھی۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے سکھائے ہوئے درس انسانیت اور مساوات سے فیض یافتہ ایک ہی صف میں ایک ہی امام کے ہاتھ پر اکٹھے ہو رہے ہیں۔ اور ان مصطفوی قدروں کو جو آج دنیا سے ناپید ہو چکی ہیں پھر سے اپنے عمل کے ذریعہ زندہ کر رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ کو خدا کے فضل سے مختلف میدانوں میں بنی نوع انسان کی بلا تمیز مذہب و ملت، رنگ و نسل خدمت خلق کی عظیم الشان توفیق حاصل ہو رہی ہے۔ تعلیم کے میدان میں بھی اور طب کے میدان میں بھی۔ یتیموں کی کفالت کے لحاظ سے بھی اور بیواؤں کا سہارا ہونے کا لحاظ سے بھی۔ غریبوں مسکینوں، ناداروں، اور قیدیوں سے حسن سلوک کے لحاظ سے بھی، انفرادی طور پر بھی اور بحیثیت جماعت بھی۔ ساری دنیا میں احمدی آنحضرت ﷺ کے بابرکت نقشِ قدم پر چلنے کی سعی کر رہے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے شرائط بیعت میں ہر بیعت کرنے والے کے لئے یہ لازمی شرط رکھی کہ وہ:۔

"عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچائے گا۔"

جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:۔

"میرے ماننے والے ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔ یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں۔ اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں۔ اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں۔ کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں۔ اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے"۔

الحمد للہ کہ بحر کمالات محمد ﷺ کا وہ چشمہ جو اس زمانہ میں آپ کے غلام حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ جاری ہوا تھا وہ ایک دریا کی صورت رواں ہو چکا ہے...... اللہ وہ وقت جلد لائے کہ یہ دریا ایک ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر میں تبدیل ہو جائے اور ساری دنیا ایک دفعہ پھر حضرت اقدس محمد ﷺ کے فیض سے معمور ہو جائے۔

تنزانیہ کے نومبایعین کی تربیت کے لئے

ایک خصوصی سہ ماہی پروگرام

متعدد مفید اور دلچسپ پروگراموں کا انعقاد جن سے ہزاروں افراد نے استفادہ کیا۔

(فرید احمد تبسم ۔ مبلغ سلسلہ تنزانیہ)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات وارشادات کی روشنی میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تنزانیہ میں نومبایعین کی دینی تعلیم وتربیت کے لئے خصوصی سہ ماہی پروگرام کا انعقاد کیا گیا ۔ ان پروگراموں کے نتیجہ میں تنزانیہ کی جماعتوں میں غیر معمولی شوق اور ولولہ پیدا ہوا۔ چنانچہ جہاں نومبایعین میں حیرت انگیز پاک تبدیلیاں دیکھنے میں آئیں وہاں کئی پرانے کمزور احمدی احباب میں بھی نیک جذبے بیدار ہوئے ۔ اس کارگزاری کی مختصر رپورٹ درخواست دعا کے ساتھ ہدیہ قارئین ہے۔

درس قرآن وحدیث اور درس کتب حضرت مسیح موعودؑ

عرصہ زیر رپورٹ میں ۲۱۵۹ درس قرآن مجید دئے گئے جن سے ۸,۰۲۹ /افراد نے فائدہ اٹھایا۔ اسی طرح مختلف منتخب تربیتی عنوانات پر حدیث نبویؐ کے کل ۱۶۵۰ درس ہوئے جن سے ۷۴۱۶ /افراد نے فائدہ اٹھایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے تربیتی اقتباسات کا انتخاب (جن میں سر فہرست کتاب کشتی نوح شامل ہے) کرکے کل ۱۳۱۴ /درس ہوئے' جن سے ۶۴۲۳ /افراد نے استفادہ کیا۔

تربیتی کلاسز و سیمینارز

نومبایعین کی تربیت کے لئے خصوصی تربیتی کلاسز کا پورے ملک میں انعقاد کیا گیا۔ مختلف مقامات پر کل ۵۴۰ تربیتی کلاسز ہوئیں ۔ ان کلاسز میں مختلف تربیتی موضوعات پر مبلغین ومعلمین کرام نے لیکچرز دیئے ۔ خصوصاً نماز اور اس کے آداب، دینِ اسلام کے ارکان، ارکان ایمان، اخلاق، سیرت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، عبادت کی اہمیت، اطاعت، صبر وشکر گزاری، والدین کی اطاعت اور ان کا احترام، اولاد سے حسنِ سلوک، ہمسایہ سے حسن سلوک وغیرہ جیسے موضوعات شامل تھے۔

ان کلاسز سے ۴۱۲۴ /نومبایعین نے فائدہ اٹھایا۔ ان کلاسز کے اختتام پر نومبایعین کا امتحان بھی لیا گیا۔ ۳۸ مختلف مقامات پر امتحانات ہوئے اور ۷۶۳ /افراد نمایاں کامیابی سے پاس ہوئے۔

علاوہ ازیں ۱۱۸ سیمینار ہوئے جن میں ۴۷۶۲ افراد نے شمولیت کی۔ یہ تمام کے تمام سیمینارز تربیتی موضوعات پر کئے گئے تھے۔

تنزانیہ کے چھ صوبوں میں صوبائی تربیتی کلاسز ہوئیں جو تین دن سے لے کر سات دن تک جاری رہیں اور ان میں شامل ہونے والوں کی کل تعداد ۱۵۰۰ ہے ۔ ان صوبائی کلاسز میں مرکز دارالسلام سے مرکزی نمائندگان نے بھی شرکت کی، سب سے بڑی کلاس صوبہ ٹانگا (Tanga) میں ہوئی جس کی حاضری ۴۰۰ تھی۔

تعلیم نماز

۵۸۹۰ نومبایعین نے اس سہ ماہی کے دوران نماز اور نماز سے متعلقہ مسائل سیکھے اور عملی طور پر نماز باجماعت کا آغاز کیا۔

تعلیم القرآن کلاسز

پورے ملک میں تعلیم القرآن کلاسز کا بھی انعقاد کیا گیا۔ ان کلاسز میں نومبایعین کو قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن کریم ناظرہ پڑھایا جاتا رہا۔ ان کلاسوں میں ہر عمر کے نومبائع احباب شامل تھے ۔ ۳۰۴۱ /افراد نے یسرنا القرآن اور ۸۷۹ /افراد نے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا شروع کیا۔

اسلام کا بنیادی نصاب

اس عنوان کے تحت نومبایعین کو اسلام کی بنیادی باتیں سکھائی گئیں ۔ مثلاً کلمۂ شہادت، نماز اور اس کی شرائط، وضو اور اس کا طریق، اذان، ارکان ایمان، نظامِ جماعت، قرآنی دعائیں، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور خلفاء کے اسماء ، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء کے اسماء اور چندہ کی اہمیت وغیرہ بتائی گئی۔ اس بنیادی نصاب سے کل ۳۰۸۷ /افراد نے فائدہ اٹھایا۔

وقار عمل

جماعت میں نئے داخل ہونے والے نومبایعین کو خدمت کی عملی تربیت بھی دی گئی۔ اس عملی تربیت میں وقارِ عمل، مساجد کی صفائی، ماحول کی صفائی، احمدیہ ایریا کی صفائی اور مرمت، راستوں کی صفائی وغیرہ شامل تھی۔ پورے ملک میں تقریباً کل ۷۵۸ بڑے چھوٹے وقار عمل ہوئے جن کے ذریعہ ۳,۵۴۳,۱۰۰/ شلنگ کی بچت کی گئی۔

داعیان الی اللہ

۲۲۵ داعیان الی اللہ نے اپنے آپ کو بطور معلمین وقف کیا۔ ان داعیان الی اللہ کا تعلق ملک کے مختلف حصوں سے تھا۔ پھر صوبائی نظام کے مطابق ان داعیان کو مختلف جماعتوں کی تربیت کے لئے بھجوایا گیا۔ ان کے ساتھ ۵۰ معلمین جو باقاعدہ جامعہ سے فارغ التحصیل ہیں، اس تربیتی جہاد میں دن رات مصروف رہے۔

جماعتی چندوں کی اہمیت

اس سہ ماہی کے دوران نومبایعین کو چندہ عام تحریک جدید، وقف جدید، جلسہ سالانہ، صدقات وغیرہ سے متعارف کروایا گیا۔ چنانچہ اس عرصہ میں ۱۱۷۰ نومبایعین پہلی دفعہ جماعت کے مالی نظام میں شامل ہوئے۔

تربیتی بکسٹالز

تین ماہ کے دوران بعض کتابوں کی قیمت بھی کم کی گئی تاکہ نومبایعین زیادہ سے زیادہ استفادہ کر سکیں۔ چنانچہ نومبایعین نے اس تربیتی عرصہ کے دوران بڑے ذوق وشوق سے یہ کتب خریدیں۔ اور جنہیں خود خریدنے کی توفیق نہیں تھی انہیں بطور تحفہ مفت بھی یہ کتابیں دی گئیں۔

نیشنل یوم تبلیغ وتربیت

۲۸/اپریل ۲۰۰۲ء کو جماعت احمدیہ تنزانیہ نے یومِ تبلیغ وتربیت منایا ۔ دارالسلام ملک کا سب سے بڑا شہر ہے جس کی آبادی اس وقت چار ملین سے زیادہ ہے۔ اب تک جماعت کی تعداد ہزاروں میں ہے لیکن پھر بھی بہت بڑا حصہ آبادی کا ابھی باقی ہے۔ اسی ٹارگٹ کو مدنظر رکھ کر جماعت نے ایک بھرپور پروگرام بنایا اور اسی مقصد کے پیش نظر یہ یوم تبلیغ وتربیت منایا گیا۔ اس دن کو منانے کے لئے ستر (۷۰) ہزار کی تعداد میں چوبیس صفحات کا ایک کتابچہ ''مسلمانوں کی ایک امام والی جماعت میں شامل ہو جاؤ'' شائع کیا گیا۔

یہ کتابچہ دارالسلام کے وسیع وعریض شہر کے ۳۰ حصوں میں داعیان الی اللہ، مبلغین، معلمین اور نومبایعین جن کی تعداد تین صد تھی روانہ کیا گیا۔ تاکہ وہ اسے اپنے حلقۂ احباب میں تقسیم کریں۔ چنانچہ یوں ایک لاکھ سے زائد افراد تک پیغامِ حق پہنچانے کی توفیق ملی۔ اور ۹۵۰۰۰ شلنگ کی کتب فروخت ہوئیں۔ اس تعداد میں ایک بڑی تعداد چونکہ نومبایعین کی بھی تھی اس لئے جہاں پیغامِ حق دوسروں تک پہنچا وہاں ساتھ ساتھ ان نومبایعین کی تربیت بھی ہوتی رہی۔

اس مختصر تبلیغ سے ۲۵ /افراد کو قبولِ احمدیت کی توفیق بھی ملی اور انشاء اللہ اس پیغام کے ذریعہ آئندہ مزید کامیابی ملنے کی امید ہے ۔ خدا تعالیٰ اس پیغام کے دوررس نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

نیشنل تربیتی کلاس

دارالسلام میں نیشنل تربیتی کلاس کا انعقاد ۲۹/اپریل ۲۰۰۲ء سے ۲/مئی ۲۰۰۲ء تک ہوا۔ اس کلاس میں کل ۲۶۹ نومبایعین نے شرکت کی ۔ مبلغین ومعلمین نے علمی وتربیتی موضوعات پر نومبایعین سے خطاب کیا۔ جس میں حدیث، علم کلام، فقہ، تاریخ اسلام، تاریخِ احمدیت، وفات مسیح، ختم نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعودؑ، عربی ادب، علم تجوید، اخلاقی مضامین، تربیتی مضامین، نماز اور اس کے آداب شامل ہیں۔

نومبایعین نے ان لیکچرز سے بھرپور استفادہ کیا اور باقاعدگی کے ساتھ نوٹس بھی لئے ۔ ہر مضمون کے بعد سوال وجواب کی ایک مختصر مجلس رکھی گئی تھی تاکہ نومبایعین اچھی طرح استفادہ کر سکیں۔ ۲/مئی کو اس تربیتی کلاس کا اختتام مکرم مظفر احمد صاحب درانی امیر ومشنری انچارج تنزانیہ نے دعا کے ساتھ کیا۔

آڈیو، ویڈیو کیسٹس

ایم ٹی اے اور آڈیو وویڈیو کیسٹس کے ذریعہ (جو سواحیلی زبان میں تھیں اور تعلیم وتربیت سے متعلقہ تھیں) نماز مغرب وعشاء کے بعد ہر روز احباب نے استفادہ کیا۔

نیشنل تربیت سیمینار

دارالسلام مسجد میں ایک روزہ نیشنل تربیت سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ علمائے کرام نے مختلف تربیتی موضوعات پر لیکچرز دئے جن سے نومبایعین نے جو ۲۶۹ کی تعداد میں تھے اور ملک کی مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے تھے بھرپور استفادہ کیا۔

تربیتی مضامین

اس سہ ماہی کے دوران ملک کے دانشور اور علم وادب سے تعلق رکھنے والے احباب نے ۱۰۴ تربیتی مضامین لکھے جو مختلف اخبارات ورسائل میں شائع ہوئے ۔ ان میں سے بعض مضامین جماعت کے سواحیلی اخبار "Mapenzi ya Mungu" میں بھی شائع ہوئے۔

جلسہ ہائے یوم مسیح موعودؑ و یوم مصلح موعودؓ

اس عرصہ کے دوران مختلف مقامات پر سترہ (۱۷) جلسہ ہائے یوم مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور ۲۰ جلسہ ہائے یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد ہوا۔

بیعتیں

اس دوران خدا تعالیٰ نے بعض سعید روحوں کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت بھی عطا فرمائی۔ جن کی کل تعداد ۳۲,۸۱۴ ہے۔

دورہ جات

عرصہ تربیت کے دوران مبلغین ومعلمین کرام، مرکز سے نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران، مکرم امیر صاحب تنزانیہ اور بعض دیگر بزرگان مختلف جماعتوں کے تربیتی دورہ جات کرتے رہے تاکہ اس تربیتی جہاد کو بھرپور طور پر کامیاب بنایا جاسکے ۔ اس تربیتی سہ ماہی کے دوران کل ۱۷۶ جماعتوں میں تربیتی کام ہوا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ سہ ماہی تربیتی پروگرام نہایت کامیاب رہا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محض اپنے فضل سے اس پروگرام کے دوررس نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

دانشمندِ مشرق۔ مغرب میں

رقم فرمودہ: حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(چوتھی قسط)

کیا مَیں فی الحقیقت دانشمند ہوں؟

میرے اس سلسلہ مضامین کا عنوان اب یہی قائم ہو گیا ہے۔ مَیں اس میں خودستائی کی کوئی جھلک نہیں پاتا ہوں بلکہ خدا کے فضل اور رحم سے مَیں اپنے آپ کو اس کا مستحق سمجھتا ہوں اس لئے تحدیث نعمت کے طور پر مختصر سی تصریح کر جاتا ہوں۔

بے وقوف کہتا ہے کہ کوئی خدا نہیں۔ مَیں الحمد للہ، اللہ تعالیٰ کی مقتدر اور متصرف بالارادہ ہستی کا قائل اور خدا تعالیٰ کی بھیجی ہوئی نبوتوں کا ماننے والا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت سید ولد آدم ﷺ خاتم الانبیاء کے جمالی مظہر کو جب احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام سے نازل فرمایا تو اس وقت جبکہ بڑے بڑے جبہ و عمامہ والوں کو سمجھ نہ آئی تو خدا تعالیٰ نے اس کی معرفت اور شناخت کا نور مجھ کو عطا کیا۔ پھر جب اس کے وصال کے بعد الوصیت کی مندرجہ پیشگوئی کے موافق قدرت ثانی کا ظہور اوّل ہوا تو اللہ تعالیٰ نے کسی بھی وہم کے بغیر اس سے وابستہ ہونے کی توفیق دی۔ اور جب مصلح موعود کا عہد خلافت شروع ہوا تو ایک زلزلہ عظیم جماعت پر آیا جس میں بعض بڑے بڑے عمائد اپنی جگہ سے ہل گئے تو خدا تعالیٰ نے مجھ کو معرفت کا بہت بڑا رزق عطا فرمایا۔ والحمدللہ علی ذالک۔ پھر مَیں اگر دانشمند نہیں تو کیا ہوں۔

علم آں بود کہ نور فراست رفیق اوست
ایں علم تیرہ را بہ پشیزے نے خرم

غرض اس معرفت اور بصیرت نے مجھ کو فی الحقیقت عرفانی بنا دیا ہے اور یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہے دے دیتا ہے۔

لنڈن مشن کے متعلق کچھ اور

لنڈن مشن کے متعلق پچھلی دو اشاعتوں میں کسی قدر ذکر کر دیا ہے۔ لنڈن مشن میں مختلف زمانہ میں جو مبلغ کام کرتے رہے ہیں انہوں نے اپنے عہد تبلیغ میں اپنے کارناموں کی مفصل رپورٹیں مرکز میں روانہ کی ہیں۔ مجھ کو تاریخی حیثیت سے ان کے متعلق کچھ کہنا نہیں ہے۔ بلکہ مجھ کو نیرؔ صاحب کے متعلق کچھ عرض کرنا ہے۔ نیرؔ صاحب کے ہائیڈ پارک کے لیکچروں کو لوگ اب بھی یاد کرتے ہیں۔ مجھ کو اکثر لوگوں نے جو سنجیدہ خیال اور اہل الرائے سمجھے جاتے ہیں کہا کہ "یہاں ایک چھوٹے قد کا دبلا پتلا شخص لیکچر دیا کرتا تھا۔ اس کی آواز باوجود ایک منحنی اور کمزور انسان ہونے کے بہت بلند اور پُرشوکت ہوتی تھی اور اس کے کلام میں ایک قوت اور لذت۔ وہ ایک روحانی آدمی تھا"۔

یہ میرے الفاظ نہیں مَیں نے ان لوگوں کے خیالات کا خلاصہ لکھ دیا ہے۔ مَیں ہمیشہ اس امر کی ضرورت سمجھتا رہا ہوں کہ کام کرنے والوں کی حوصلہ افزائی اور قدر ہو اور ان کے کارناموں کو مٹنے نہ دیا جاوے۔ نیرؔ صاحب کے بعد ہائیڈ پارک کی تقریروں کا باقاعدہ سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔ مجھ کو یہ بھی کہہ دینا چاہئے کہ یہاں کے ایک مصنف نے ہائیڈ پارک کی تقریروں کے سلسلہ میں جس احمدی مبلغ کی تقریر کا ذکر کیا ہے اس سے نیرؔ صاحب مراد نہیں بلکہ وہ برادرم عزیز دین صاحب کا ذکر ہے۔ اور مَیں اس کو تاریخی حیثیت سے بھی جائز نہیں سمجھتا کہ برادرم عزیز دین صاحب کا کام کسی دوسرے سے منسوب ہو۔ برادرم عزیز دین صاحب کا جوش تبلیغ قابل رشک اور باعث صد ہزار تحسین ہے کہ وہ اپنے تجارتی فرائض سے ذرا بھی فرصت پاتے ہیں۔ تو پارک میں تقریر کرتے ہیں اور اس جوش اور اخلاص کے ساتھ کہ مَیں اُس کا اندازہ نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے آمین..........

موجودہ مبلغین لنڈن کے فرائض میں ریویو کی ایڈیٹری اور اس کے انتظام وغیرہ نے اتنا اضافہ کر دیا ہے کہ وہ بمشکل اس کے لئے وقت نکال سکتے ہیں۔ میرے ایک سال کے تجربہ نے بتا دیا ہے کہ پارک میں تقریریں کرنا یا تبادلہ خیالات نہایت ضروری چیز ہے۔ مَیں نے اس خیال سے یہاں پارک کے قریب ایک ریڈنگ روم کو کھولنے کی خواہش کی تھی..........

لنڈن میں تبلیغی کام کی وسعت کا ایک اور طریق بھی ہے اور وہ میرا سوچا ہوا خیال نہیں بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سب سے پہلے اس تحریک کو ایک مرتبہ پیش کیا تھا۔ مَیں اپنی اور اپنے دوستوں کی اس کمزوری کا شرح صدر سے اعتراف کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی بعض نہایت ضروری اور مفید تحریکیں (جو وہ اپنی مجالس روزانہ میں باضابطہ نہیں بلکہ عام سلسلہ گفتگو میں فرما جاتے ہیں) ہم وہیں سن کر چھوڑ آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو آئندہ اس غفلت سے بچائے۔ آمین

حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک مرتبہ نہیں متعدد مرتبہ ذکر فرمایا کہ ایسے لوگ جو لنڈن میں یا وسیع الفاظ میں انگلستان میں پھیری کرنے والے ہوں تو سلسلہ کے مبلغین کی ایک بہت بڑی تعداد بغیر کسی قسم کے خرچ کے میسر آ سکتی ہے بلکہ وہ لنڈن کے مشن کے اخراجات بھی برداشت کر سکتے ہیں۔

شروع میں اس تجویز اور تحریک کے سلسلہ میں برادرم عزیز الدین صاحب یہاں آئے اور جب عزیز کرم الدین صاحب آئے تو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس کی ہمت اور جرأت پر ایک خطبہ دیا۔ اور اس طرح پر لوگوں میں تحریک کی مگر مجھے افسوس سے کہنا چاہئے کہ وقتی تحریک اور تاثیر کے بعد وہ روح ہم نے قائم نہ رکھی اور کرم دین صاحب بھی واپس ہندوستان چلے گئے۔

یہاں ہندوستانی پھیری والوں کی بہت بڑی تعداد ہے، کئی سو کے قریب یہاں آدمی کام کرتے ہیں اور ان میں اکثر ایسے ہیں جو قطعاً لکھے پڑھے نہیں مگر نہایت کامیابی سے اپنا کام کر رہے ہیں اور بعض ان میں سے تین پاؤنڈ ماہانہ تک بھی کما لاتے ہیں۔ میرے خیال میں یہاں اس قسم کے لوگ نہایت آسانی سے فارغ البالی کی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ اور تبلیغ کا جوش ہو تو وہ تبلیغ کا بہترین ذریعہ ہو جاتے ہیں۔ لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ آنے والے مخلص، جفاکش اور اپنے جذبات پر قابو رکھنے والے محض تبلیغ کے جوش سے آئیں...... دین سے واقف ہوں اور مخلص احمدی ہوں۔ ان کے لئے کام کا میدان ہے اور تبلیغ کا بہترین موقعہ۔ یہ لوگ سلسلہ پر بار نہ ہوں۔ اپنے خرچ پر آئیں اور یہاں کام کریں۔ ہر ایک آدمی کے لئے کم از کم پانچ سو روپیہ کی ضرورت ہو گی۔ لنڈن پہنچنے پر اگر کم از کم بیس پاؤنڈ اس کی جیب میں ہو تو کام کے جاری ہو جانے تک اس کو انشاء اللہ کفایت کریں گے۔ ہو سکتا ہے کہ دس دس آدمیوں کا گروہ آئے۔ جب بیس آدمیوں کی جماعت یہاں قائم ہو جائے گی تو انشاء اللہ وہ جماعت پھر دوسرے بیس کے لئے خود راستہ بنائے گی۔ نوجوان اٹھیں اور وہ جفاکشی، محنت، کام سے عار نہ کرنے کی فطرت لے کر اٹھیں۔ مَیں نہیں جانتا خدا تعالیٰ کی کونسی مصلحت مجھے یہاں لائی ہے۔ لیکن مَیں اس فکر میں رہتا ہوں کہ سلسلہ کی نمایاں خدمت کا موقعہ ہاتھ آ جاوے۔

تبلیغ اسلام کے اخباری مشن

ناظرین کو حیرت ہو گی کہ تبلیغ اسلام کے اخباری مشن کہاں سے پیدا ہو گئے؟ ان کی حیرت اور تعجب کی فی الحقیقت کوئی حد نہ رہے گی جب ان کو معلوم ہو گا کہ یہاں بعض محض اخباری مشن بھی ہیں۔ مَیں نہیں جانتا کہ وہ کہاں ہیں؟ لیکن دوسرے ممالک اور ہندوستان کے بعض اخبارات سے ان کا پتہ چل جاتا ہے اور اگر اس قسم کی تحریکوں یا تحریروں سے اسلام کی عظمت قائم ہو جاتی تو میرے ہاتھ پر آج تک اگر ہزاروں نہیں تو سینکڑوں مسلمان ہو گئے ہوتے جن کا تذکرہ مَیں اخبارات میں بڑے طمطراق سے کر دیتا۔ اللہ تعالیٰ کا احسان اور بے انتہا فضل ہے کہ میری طبیعت ظاہر داری اور ریاکاری سے ہمیشہ متنفر رہی ہے ورنہ یہ امر واقعہ ہے کہ اگر مَیں یہاں کسی پیشوا کی حیثیت سے کام کرنا چاہوں تو اکثر عورتیں اور مرد میرے ساتھ ہو سکتے ہیں۔ ان میں سے بعض نے بارہا کہا کہ "تم اپنا گرجا کیوں قائم نہیں کرتے"۔ مَیں اس کا جو جواب دیتا ہوں وہ ظاہر ہے۔ لیکن میرا مطلب صرف یہ ہے کہ یورپ کے لوگ عجوبہ پرست واقع ہوئے ہیں۔ احمدیت ان سے ایک موت کا جو حیات حقیقی کا ذریعہ ہے، مطالبہ کرتی ہے اور کوئی راضی نامہ نہیں چاہتی، اسلام کی حقیقی روح پیدا کرنی چاہتی ہے۔ اس لئے یہ کام دیر میں ہو گا لیکن جب ہو گا تو ایک مستقل اور قوت کا نمونہ ہو گا۔

بہر حال یہاں بعض اخباری مشن کا تذکرہ البلاغ سے ترجمہ ہو کر وکیل میں شائع ہوا۔ اور مجھے تعجب ہے کہ وکیل جیسے وقیع اخبار کو کس طرح یقین آ گیا۔ ۷ر جولائی کے وکیل میں پچیس انگریزوں کے قبول اسلام کی خبر لکھی ہے:

"پچیس انگریزوں نے جن میں سے اٹھارہ لارڈز ہیں، اسلام قبول کیا ہے اور اپنے پچھلے نام بدل کر اسلامی نام رکھ لئے ہیں"۔

کاش اس خبر میں کچھ صداقت بھی ہوتی اور بھی بہت کچھ اس میں لکھا ہے مگر مجھے اس پر ذرا بھی بحث نہیں کرنی ہے۔ مَیں جب ہندوستان کے یا بعض دوسرے بلاد کے اخبارات میں اس قسم کے مضامین پڑھتا ہوں تو سُن ہو جاتا ہوں..........

اب سلسلہ کے تبلیغی مشن، اس کی ضروریات اور بعض ضروری حالات کے بعد مَیں اپنے مشاغل و مشاہدات میں احباب کو لے جانا چاہتا ہوں۔ مَیں نے کوشش کی ہے کہ یہاں بعض ضروری انسٹی ٹیوشنز کو دیکھوں۔ خصوصاً مذہبی جماعتوں کو۔ مختلف اوقات میں ان لوگوں سے میرے مکالمات ہوتے رہتے ہیں اور مَیں ان کے گرجوں میں بھی جاتا رہتا ہوں۔

انجیل مربع سلب امراض کے ایک گرجا میں

یہاں آج کل یہ تحریک بڑے زوروں پر ہے کہ مسیح کو جو معجزہ بیماروں کو شفا بخشی کا دیا گیا ہے اب بھی وہی معجزہ دکھایا جا سکتا ہے۔ متعدد گرجے اور تحریکیں اس قسم کی قائم ہیں اور مجھے یہاں تعلیمیافتہ عورتوں اور مردوں پر تعجب آتا ہے کہ وہ اس قسم کے شعبدوں کے گرویدہ ہو جاتے ہیں۔ اور چالاک اور ہوشیار آدمی اس طرح پر اپنا اُلو خوب سیدھا کرتے ہیں۔ مفصل ذکر تو میرے "مشاہدات" میں ہو گا لیکن یہاں میں مختصر سا ذکر سلب امراض کے ایک گرجا میں اپنے جانے کے واقعہ کا لکھتا ہوں۔

۲۱ر اپریل کی شام کو پارک میں میں نے چند عورتوں کو دیکھا کہ وہ نہایت جوش اور سرگرمی سے تقریریں کر رہی تھیں۔ ان کی اس وقت کی لیڈر سے بعد اختتام وعظ میں نے گفتگو کی تو معلوم ہوا کہ وہ انجیل مربع نام ایک سوسائٹی کی ممبر اور مناد ہیں اور

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

ان کے گرجا میں شفا بخشی کے معجزات دکھائے جاتے ہیں۔اس نے مجھے ۲۲/اپریل ۱۹۲۶ء جمعرات کے دن وہاں آنے کی دعوت دی۔چنانچہ میں ۳ بجے وقت مقررہ پر وہاں جا پہنچا۔اس گرجا کا نام Peniel Chapel ہے۔یہ گرجا اپنی عمارتی شان کے لحاظ سے بہت بڑا گرجا ہے اس میں مختلف مقامات پر عجیب عجیب قسم کے ماٹوز آویزاں ہیں۔گو دعویٰ یہ کیا جاتا ہے کہ وہ کسی سے چندہ نہیں مانگتے مگر ہر محراب پر ایک صندوقچی آویزاں ہے اور اس پر کوئی نہ کوئی دلفریب فقرہ لکھا ہوا ہے۔ایک جگہ لکھا ہوا تھا:۔"اپنی آمدنی کا عشر ادا نہ کر کے خدا کی چوری کیوں کرتے ہو"؟ ظاہری تکلفات سے اسے کسی قدر صاف رکھا گیا تھا۔اور سادگی کا عملی دخل ہے کوئی قربان گاہ وغیرہ نہیں ہے۔جس جگہ منسٹر بیٹھتا اور کھڑا ہو کر وعظ کرتا ہے وہاں سادہ سا ایک مربع سائبان (جیسے سکھ گرنتھ صاحب پر تان کر رکھتے ہیں) لٹکایا ہوا ہے اور یہ انجیل مربع کا نشان ہے۔منسٹر دیر میں آیا لیکن اس کا انتظار نہیں کیا گیا۔ساڑھے تین بجے اس عورت نے (جو مجھ کو کل ملی تھی اور جو منسٹر کی شریک کار ہے) کارروائی شروع کر دی۔آغاز عبادت حسب معمول گیت اور باجہ نوازی سے ہوا۔یہ لوگ گاتے جاتے تھے اور درمیان میں بعض اوقات چٹکیاں اور تالیاں بجاتے تھے۔میں کبھی گرجا کو دیکھتا تھا اور کبھی ان کی حالت کو مشاہدہ کرتا۔مجھے خیال گذرتا کہ "اچھی خاصی قوالی کی محفل ہے"یا مرزا کمال الدین صاحب کا میلہ ہے۔ان چٹکیوں اور تالیوں کے ساتھ ساتھ کبھی کبھی مجلس کے ایک یا دوسری سمت سے گلوری اور ہلیلویاہ کی آوازیں ٹھیک اسی طرح آجاتی تھیں جیسے ہمارے ایک افغان بھائی "ہُو کا نعرہ لگایا کرتے ہیں"۔غرض یہ ایک عجیب تماشا تھا۔میں تو جس نتیجہ پر پہنچا ہوں وہ یہ ہے کہ اس قسم کی جذبات آفرین حرکات سے ایک کیفیت اور محویت پیدا کرنا بظاہر مقصود ہے لیکن حقیقت میں پھنسے ہوئے جانوروں پر اپنی خدا رسیدگی کا اظہار ہے۔اس باجہ نوازی اور سماع کی محفل کے بعد مختصر سی دُعا ہوئی۔اس اثنا میں منسٹر صاحب بھی آچکے تھے۔ایک شخص نے انجیل کا کچھ حصہ پڑھا پھر منسٹر کی درخواست پر بعض لوگوں نے اپنی بیماریوں سے شفایابی کے اعلانات کئے اور منسٹر نے ایک وجد آفرین تقریر کی جو محض الفاظ کا مجموعہ تھی۔اس قسم کی تقریریں دیو سماج لاہور کی مجالس میں بہت سننے میں آئی ہیں۔میں جہاں ان کی باجہ نوازی اور چٹکیوں اور تالیوں کے دوروں میں مرزا کمال الدین صاحب کی قوالی کا لطف اُٹھا رہا تھا (گو وہ قوالی اس سے بدرجہا بہتر ہوتی ہے) وہاں اس تقریر میں دیو سماج کے ہاں کی تقریروں کو سُن رہا تھا۔جس طرح وہاں ایک زمانہ میں (۱۸۹۲ءمیں) سکل پاپ کی چھے کے نعرہ سنا کرتا تھا یہاں گلوری کی صدائیں بلند ہوتی تھیں۔آخر یہ کارروائی ختم ہو کر اب شفایابی کا وقت آیا۔اس میں کیا ہوا صرف چند بیمار عورتوں اور ایک مرد کو پلیٹ فارم پر لے جا کر بٹھایا گیا اور دو مضبوط آدمی ان میں سے ایک کو پکڑ کر کھڑے ہوتے اور منسٹر صاحب مسمریزم کا عمل کر کے مریضہ پر نیند غیر طبعی طاری کرتے اور اسے اُٹھا کر ایک کوچ پر لٹا دیتے۔دو تین منٹ کے اندر اس کو ہوش آجاتا۔اس طرح یہ کارروائی کوئی پندرہ منٹ میں ختم ہو گئی۔میں منتظر تھا کہ یہ تماشا ختم ہو تو میں منسٹر صاحب سے گفتگو کروں۔ان لوگوں نے سمجھا ہوا تھا کہ میں اس تماشا اور گلوری کے نعروں سے مسحور ہو جاؤں گا۔اس لئے وہ کسی گفتگو مذہبی کے متوقع نہ تھے۔مگر جب میں نے منسٹر صاحب سے کہا کہ میں یہ تماشا دیکھنے نہیں آیا آپ سے گفتگو کرنے آیا ہوں تو ان کو تعجب ہوا۔چونکہ ان کے مریدوں کے جمگھٹ میں مَیں نے یہ مطالبہ کیا وہ مجبور تھے۔میرے اردگرد ایک مجمع ہو گیا حاضرین کی تعداد (جن میں ۶ مرد میرے سوا اور باقی عورتیں تھیں) پچاس کے قریب تھی۔بعض عورتوں نے آگے بڑھ کر مجھ سے مصافحہ کرنا چاہا۔میں نے کہا کہ:۔"میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملایا کرتا۔مسیح نے کسی عورت سے ہاتھ نہیں ملایا"۔

میرے اس کہنے پر ان کو تعجب سا ہونا قدرتی امر تھا۔مجھے اس تمام تماشا کو دیکھ کر ایک جوش اور غصہ آیا تھا کہ یہ خدا تعالیٰ کی عبادت کا مضحکہ اڑاتے ہیں۔بہر حال میں نے منسٹر صاحب سے ان کے اکثر مریدوں کی موجودگی میں حسب ذیل گفتگو کی۔

میں۔میں آپ سے چند باتیں دریافت کرنا چاہتا ہوں آپ کی ایک پریچر عورت نے کل مجھے یہاں آنے کی دعوت دی تھی۔

منسٹر۔آپ پوچھئے۔

میں۔پہلی بات تو میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ طریق عبادت انجیل میں کہاں ہے؟ آپ مجھے اسی انجیل سے جس کے آپ پیرو ہیں دکھائیں کہ مسیح یا اس کے حواریوں نے اس قسم کا تماشا کیا ہو؟

میرے اس سوال کا جو میں نے ایک جوش آفرین الفاظ میں کیا منسٹر پر ایسا اثر ہوا کہ وہ بالکل مبہوت ہو گیا۔ایک لفظ بھی اس کے منہ سے نہ نکلا۔جیسا کہ میں نے کہا ہے مجھے دراصل خود ایک جوش تھا کہ یہ کیا مذاق اور مخول بنا رکھا ہے خدا کی عبادت ہے، یا مسخرہ پن؟

جب اس نے کوئی جواب نہ دیا اور صرف حیرت اور شرمندگی سے میرے منہ کو تک رہا تھا تو میں نے جھٹ اسی جوش و خروش سے دوسرا سوال کیا:۔

میں: آپ یہاں روح القدس کے نازل ہونے کے نعرے لگا رہے تھے گویا روح القدس اُتر رہا ہے اور اس کی تجلی ظاہر ہو رہی ہے۔انجیل میں روح القدس کے نزول کی دو صورتیں بیان کی گئی ہیں۔ایک تو مسیح پر اُترا تھا وہ کبوتر کی صورت تھی یہاں میں نے تو کوئی کبوتر اُترتا ہوا نہیں دیکھا۔دوسری صورت حواریوں پر نزول کی لکھی ہے کہ وہ مختلف زبانیں بولنے لگے تھے۔میں عربی میں آپ سے کلام کروں گا عربی میں جواب دو۔یا فارسی میں میرے ساتھ گفتگو کرو۔ہندوستانی بولو۔تب معلوم ہو گا کہ روح القدس اُتری ہے اور اس سے انجیل کی صداقت دربارہ نزول روح القدس معلوم ہو جائے گی۔

منسٹر جو پہلے ہی مبہوت تھا اور بھی حیران ہو گیا اور میری آواز بھی لحظہ بہ لحظہ بلند ہو رہی تھی۔میں نے اس کو کہا کہ یہ کیا تماشا بنا رکھا ہے۔اپنے آپ کو اور دوسروں کو کیوں دھوکا دیتے ہو۔انسانی زندگی کا مقصد یہ شعبدہ بازی نہیں ہے۔اگر کوئی خوبی اور ایمانی قوت ہے تو انجیل کے رو سے (جس کا تم اپنے آپ کو پیرو ظاہر کرتے ہو) اپنا ایماندار ہونا تو ثابت کرو۔وہاں تو لکھا ہے کہ رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو تو پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہلا دو گے۔میں پہاڑ کے لئے آپ کو تکلیف نہیں دیتا میری یہ کتاب ہے (یہ کہہ کر زمین پر کتاب۔جو پروفیسر میکس مولر نے علم اللسان پر لکھی ہے اور میں نے اسی روز راستہ میں خریدی تھی رکھ دی) اور کہا کہ اس کو کہو کہ حرکت کرے۔اور اپنے اس مسمریزم کا سارا زور لگاؤ۔اور میں دعویٰ کرتا ہوں کہ آپ اس کو نہیں ہلا سکو گے۔اور وہ نیند غیر طبعی جو ان کمزور عورتوں پر عائد کرتے ہو مجھ پر طاری کرو تو تمہاری اس قوت کا بھی اعتراف کروں گا۔آزماؤ اور زور لگاؤ۔اور دیکھو تمہارا دل خود دھڑک رہا ہے۔منسٹر سے کچھ بن نہ آیا۔سراسیمہ ہو چکا تھا آہستہ سے کہا کہ میں نہیں کر سکتا۔

میں۔پھر یہ نعرے کیوں لگاتے تھے اور لوگوں پر ظاہر کرتے تھے گویا ابھی آسمان سے اُتر آئے ہیں اور تمام قوتیں لے کر آئے ہیں۔یہ میری انجیل مثلث ہے آپ تو انجیل مربع کے پیرو ہیں اس کا جواب دو (میں نے تین سوال کئے تھے اس لئے اس کا نام انجیل مثلث رکھ دیا۔) اس کے سامعین اور مرید تعجب اور حیرت سے سن اور دیکھ رہے تھے کہ یہ کیا افتاد پڑی۔تب میں نے کہا کہ دیکھو خدا تعالیٰ ان باتوں سے خوش نہیں ہو سکتا۔اس سے بہتر اثر تمہارے دلوں پر تھیٹر میں ہو سکتا ہے۔ناول پڑھ کر تم یہ جانتے ہوئے بھی کہ فرضی قصہ ہے کوئی واقعہ تمہارے سامنے نہیں ہو رہا، تم رو پڑتے ہو۔ان جذبات کا کچھ اثر نہیں۔اپنے اس منسٹر سے پوچھو کہ انسانی زندگی کا کیا مقصد ہے؟ اور کس طرح حاصل ہوتا ہے۔یہ مسمریزم کے تماشے روحانیت سے تعلق نہیں رکھتے۔روحانیت کیا؟ اس کو ادنیٰ اخلاق سے بھی تعلق نہیں۔ایک چور بدکار بھی مشق کر کے کر سکتا ہے۔اگر یہ کوئی چیز ہے تو اسے کہو کہ مجھ پر مسمریزم کریں۔منسٹر صاحب کو یہ موقعہ مل گیا کہ میں اس کے سامعین کو مخاطب کر رہا ہوں۔وہ جھٹ اندر کو بھاگے اور بڑی اونچی آواز سے کہا کہ:۔آؤ اب چاء طیار ہے۔

اور مجھ کو کہا گیا کہ آپ اس دروازے سے باہر جا سکتے ہیں۔میں نے کہا کہ میں اس خاتون سے ملنا چاہتا ہوں جس نے مجھے یہاں آنے کی دعوت دی تھی۔میرے اس سوال کے جواب میں کہا گیا کہ وہ اب نہیں مل سکتی۔

اس طرح پر میں اس تماشا کو دیکھ کر ساڑھے پانچ بجے کے قریب واپس ہوا۔مجھے ان لوگوں کی ذہنیت پر تعجب آتا ہے کہ یہ کن سفلی باتوں پر گر گئے ہیں۔سچ یہ ہے کہ۔

چوں ندیدند حقیقت ، رہِ افسانہ زدند

(یعنی چونکہ انہوں نے حقیقت کو نہیں دیکھا اس لئے افسانہ کی راہ اختیار کر لی۔ترجمہ از ناقل)

(باقی آئندہ شمارہ میں)

وہ جو اِک شہر ہے آباد سرِ بامِ چناب

کتنے مجبور تھے ہم لوٹ کے بھی جا نہ سکے
جب مرے دیس کی مٹی نے پکارا مجھ کو

وہ جو اک شہر ہے آباد سرِ بامِ چناب
اس کی خوشبو تو کوئی لادے خدارا مجھ کو

ہم نے مانا کہ یہ دنیا بھی بہت دلکش ہے
پر بھلا لگتا ہے وہ چاند ستارا مجھ کو

جب نہ ماضی نہ کوئی حال نہ مستقبل تھا
تیری یادوں نے دیا خوب سہارا مجھ کو

میں کہ اک عمر سے غرقاب غم ہستی تھا
تجھ کو پانے سے ملا اپنا کنارا مجھ کو

یہ الگ بات کہ میں ٹوٹ گیا ہوں لیکن
اس جدائی نے بہر حال نکھارا مجھ کو

(آصف محمود باسط)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے، حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے بیٹے،

امیر جماعت احمدیہ امریکہ، بین الاقوامی شہرت کے حامل ماہر اقتصادیات اور وفادار خادم سلسلہ

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب انتقال فرماگئے۔

آپ کو اپنے وطن پاکستان اور بین الاقوامی سطح پر نمایاں خدمات کی توفیق ملی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کردیا گیا۔ ہزاروں افراد نے مسجد مبارک ربوہ میں آپ کا جنازہ پڑھا اور تدفین میں شرکت کی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے، حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے فرزند ارجمند اور حضرت مصلح موعودؓ کے داماد حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ۲۲ جولائی کی شب قریباً ساڑھے گیارہ بجے واشنگٹن امریکہ میں انتقال فرماگئے۔ آپ کی عمر ۸۹ سال تھی۔ اس لحاظ سے آپ اب تک خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے مردوں میں سب سے لمبی عمر پانے والے خوش قسمت وجود ہیں۔ آپ گزشتہ چند ماہ سے علیل چلے آرہے تھے اور طبیعت زیادہ خراب ہونے کے باعث واشنگٹن کے ہسپتال میں زیر علاج رہے۔ لیکن آخر خدائی تقدیر غالب آئی اور آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر کے اپنے مالک حقیقی سے جاملی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب (المعروف ایم ایم احمد) عالمی شہرت کے حامل ماہر اقتصادیات تھے اور بین الاقوامی اقتصادی اداروں میں قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ آپ اس پہلو سے بہت وقیع عہدوں پر بھی فائز رہے۔ اپنے وطن پاکستان کے لئے گرانقدر اقتصادی خدمات سرانجام دیں اور فنانس سیکرٹری، ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن اور صدر پاکستان کے اقتصادی امور کے مشیر بھی رہے۔ لیکن آپ کا اصل اعزاز یہ تھا کہ آپ ایک متقی، دیندار مخلص اور خادم سلسلہ تھے۔ آپ نے زندگی بھر دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ مختلف جہتوں سے جماعتی خدمات کی سعادت پانے کے ساتھ ساتھ آپ ۱۹۸۹ء سے جماعت احمدیہ امریکہ کے امیر کے طور پر تاریخی خدمات کی توفیق پارہے تھے۔ آپ کے دور امارت میں جماعت احمدیہ امریکہ نے مختلف میدانوں میں غیر معمولی ترقی اور اہم سنگ میل طے کئے۔

ابتدائی حالات

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مورخہ ۲۸ر فروری ۱۹۱۳ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ حضرت اماں جانؓ نے اپنے صاحبزادگان کے بڑے بیٹوں کو گود میں لیا تھا۔ اس طرح آپ حضرت اماں جانؓ کی تربیت میں پروان چڑھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے بی۔اے اور پھر ایل ایل بی کرنے کے بعد آپ نے آئی سی ایس (انڈین سول سروس۔ آجکل سی ایس ایس) کا امتحان پاس کیا۔ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے آپ ۱۹۳۳ء میں انگلستان روانہ ہوئے۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پہلے پوتے تھے جو اعلیٰ تعلیم کے لئے بیرون ملک تشریف لے گئے۔ آپ نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے اکنامکس کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ اس دوران آپ کو حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالثؒ) کی صحبت حاصل رہی جن کے ساتھ آپ کا بچپن اکٹھا گزرا۔

ملکی و بین الاقوامی خدمات

آکسفورڈ سے اعلیٰ تعلیم کے بعد آپ نے سول سروس شروع کی اور پہلی اہم تقرری ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے طور پر ہوئی اور اس عہدہ پر سرگودھا میں بھی متعین رہے۔ مغربی پاکستان میں آپ سیکرٹری فنانس اور ایڈیشنل چیف سیکرٹری رہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب (المعروف ایم ایم احمد)

صدر ایوب خان کے دور میں آپ ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن اور صدر یحییٰ خان کے دور میں اقتصادی امور کے مشیر رہے جو وفاقی وزیر کے برابر عہدہ تھا۔

۱۹۷۳ء میں آپ ورلڈ بنک سے منسلک ہو گئے۔ ورلڈ بنک کے ڈائریکٹر اور آئی ایم ایف کے سٹاف میں بطور ایگزیکٹو سیکرٹری شامل ہوئے۔ قیام امریکہ کے دوران بھی آپ کی اپنے وطن کے لئے خدمات کا سلسلہ جاری رہا۔ ۱۹۸۴ء میں ورلڈ بنک سے ریٹائر ہوئے۔

شادی

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کو حضرت مصلح موعودؓ کے داماد ہونے کا شرف حاصل ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی بیٹی صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ، جو حضرت سیدہ امۃ الحی صاحبہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے بطن سے ہیں، کا نکاح ۲۶ر دسمبر ۱۹۳۸ء کو مسجد النور قادیان میں آپ کے ساتھ پڑھا۔ آپ کی اولاد نہیں ہے۔

جماعتی خدمات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۸۶ء میں بیرون پاکستان صد سالہ جوبلی منصوبہ بندی کے لئے کمیٹی قائم فرمائی تھی۔ اس سنٹرل کمیٹی کے آپ چیئرمین دوم مقرر ہوئے۔ یہ کمیٹی ۱۹۸۹ء تک کام کرتی رہی۔ امریکہ میں آپ کو کئی پہلوؤں سے جماعتی خدمات کی توفیق ملی۔ لیکن آپ کی خدمات دینیہ کا ایک اہم سلسلہ ۱۹۸۹ء میں شروع ہوا جب آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ امریکہ کا امیر مقرر فرمایا۔ آپ اس منصب جلیلہ پر تادم آخر فائز رہے۔

آپ کے دورِ امارت میں جماعت احمدیہ امریکہ نے مختلف میدانوں میں ترقی اور کامیابی کے کئی سنگِ میل طے کئے۔ مشن ہاؤسز کی خرید، تعمیر، نئی مساجد کے قطعات اراضی کی خرید اور ان کی تعمیر، بعض مساجد میں توسیع اور تعمیر نو کے ساتھ ساتھ جماعت امریکہ مالی قربانی میں دنیا کے صف اول کے ممالک میں شامل ہوگئی۔ آپ کے دور میں جماعت امریکہ میں ہونے والی ترقیات کی چند جھلکیاں پیش ہیں:۔

مرکزی مسجد بیت الرحمان کی تعمیر

جماعت کی اجتماعی تقریبات کے لئے جماعت امریکہ کے پاس کوئی وسیع مرکزی مسجد نہ تھی۔ واشنگٹن مشن ہاؤس جماعت کی وسعت کے لحاظ سے ناکافی ہو گیا تھا۔ چنانچہ آپ کے دورِ امارت کا ایک عظیم کارنامہ جماعت احمدیہ امریکہ کی مرکزی مسجد بیت الرحمان کی تعمیر ہے۔ سلور سپرنگ میری لینڈ میں تعمیر ہونے والی مسجد بیت الرحمان کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۴ر اکتوبر ۱۹۹۴ء کو فرمایا۔ اب جماعت احمدیہ امریکہ کی تقریباً تمام اہم مرکزی تقریبات یہاں منعقد ہوتی ہیں اور جماعت کے مرکزی دفاتر بھی یہاں قائم ہیں۔

مالی قربانی میں مسابقت

آپ کے دور امارت میں جماعت احمدیہ امریکہ نے مالی قربانی میں غیر معمولی ترقی کی جس کے نتیجہ میں مالی قربانی میں امریکہ دنیا بھر کے ممالک میں صف اول کا ملک بن گیا۔ چنانچہ ۱۹۹۶ء میں امریکہ وقف جدید میں دنیا بھر میں اول اور تحریک جدید میں دوم رہا جب کہ ۱۹۹۷ء وہ سال ہے جب امریکہ تحریک جدید اور وقف جدید دونوں میں دنیا بھر کے ممالک میں اول رہا۔

نئے مشن ہاؤسز کی خرید و تعمیر

جماعت امریکہ کی ترقیات اور بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر اس میدان میں بھی آپ کے دور میں غیر معمولی ترقی ہوئی اور ۲۰۰۱ء تک امریکہ کے مشن ہاؤسز کی تعداد تقریباً ۴۰ ہو چکی تھی۔ جماعت کے اولین مشن شکاگو کی مسجد بیت الصادق کی از سر نو تعمیر ہوئی جس کا افتتاح حضور انور نے ۲۳ر اکتوبر ۱۹۹۴ء کو فرمایا۔ متعدد مقامات پر نئے مشن ہاؤسز اور مساجد کی تعمیر ہوئی۔ قطعات اراضی خریدے گئے اور تعمیری کام زیر کارروائی ہے۔ جن میں سان فرانسسکو، پورٹ لینڈ، ڈیلس ٹیکساس، بوسٹن مشن ہاؤس کی تعمیر، اولڈ برج نیو جرسی مشن ہاؤس، البنی مشن ہاؤس نیویارک، سان ہوزے مشن ہاؤس کیلی فورنیا، میامی فلوریڈا، فلاڈیلفیا، ڈیٹرائیٹ، کولمبس اوہایو، ہوسٹن، ورجینیا میں قطعہ اراضی اور شکاگو میں نئی عمارت وغیرہ۔ ان میں بعض پر کام جاری یا مکمل ہو چکا ہے۔

متفرق سنگ میل

لنگر خانہ کا اجراء:

آپ ہی کے دور امارت میں ۱۹۹۲ء میں پہلی بار جلسہ سالانہ امریکہ (منعقدہ نیویارک) میں لنگر خانہ کا نظام جاری ہوا جو اب بڑی کامیابی کے ساتھ ہر سال جلسہ پر جاری ہے۔ قبل ازیں بازار سے تیار شدہ کھانا استعمال ہوتا تھا۔

نمائش:

جماعت احمدیہ امریکہ کی نمائش کا قیام ہوا۔

MTA ارتھ اسٹیشن:

جماعت احمدیہ کینیڈا اور امریکہ کے تعاون سے MTA ارتھ اسٹیشن کا قیام مسجد بیت الرحمان کے ساتھ ہوا۔ جس کا افتتاح حضور انور ایدہ اللہ نے ۱۴ر اکتوبر ۱۹۹۴ء کو فرمایا۔ ارتھ اسٹیشن سے

باقی صفحہ نمبر ۷ پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

مظلوم کشمیریوں کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمات

جب انگریزوں نے گلاب سنگھ ڈوگرہ کے ہاتھ کشمیری قوم کو ۷۵ لاکھ روپیہ میں بیچ دیا۔ پھر کشمیریوں کو نہ اپنی زمین پر کوئی حق رہا نہ جان پر۔ گلاب سنگھ ڈوگرہ پنجاب کا وزیر اعظم تھا۔ اُس نے انگریزوں سے سازباز کرکے پنجاب پر انگریزوں کا قبضہ کرادیا اور اس غداری کے عوض ۷۵ ہزار مربع میل کی ریاست کشمیر اپنے نام لکھوالی۔ وہ چونکہ کشمیری عوام کو زر خرید غلام سمجھتا تھا اس لئے اُس نے انہیں بنیادی انسانی حقوق سے محروم کرکے مسلمانوں کی مذہبی آزادی بھی چھین لی۔ گائے ذبح کرنے پر چودہ سال قید بامشقت مقرر تھی۔ مسلمانوں کو فوج میں بھرتی نہیں کیا جاتا تھا بلکہ صرف بیگار لی جاتی تھی۔ کسی ہندو کے اسلام قبول کرنے پر اُسے جائیداد اور بیوی بچوں سے محروم کردیا جاتا۔ یہ ستم کئی نسلوں سے جاری تھا کہ ۱۹۰۹ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحبؓ نے کشمیر کا اپنا پہلا سفر کیا۔ کشمیر کی سیاحت اور جماعتی دوروں کے بعد جب آپؓ کے قافلہ نے واپس آنے کا ارادہ کیا تو سرکاری کارندوں سے مزدور منگوائے گئے۔ ایک خوش پوش مزدور نے سامان اٹھاتے ہوئے اپنی ماں کو ایسے درد بھرے انداز میں یاد کیا کہ حضورؓ نے اُس سے ایسی آہ بھرنے کی وجہ دریافت کی۔ اُس نے بتایا کہ وہ مزدور نہیں ہے۔ آج اُس کی شادی تھی اور وہ بارات کا دولہا تھا کہ سرکاری کارندے اُسے بیگار میں پکڑ کر لے آئے۔ اب جب تک سرکاری آدمی اُسے فارغ نہ کریں، وہ واپس نہیں جاسکتا۔ یہ ظلم سن کر حضورؓ کا دل مظلوم کشمیریوں کے لئے تڑپ اٹھا اور آپؓ نے یہ عہد کیا کہ اس مظلوم قوم کو انسانی حقوق دلانے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔

حضورؓ نے دعاؤں کے ساتھ ساتھ متعدد سکیموں پر کام کرنا شروع کیا۔ سوئے ہوؤں کو جگایا، بے زبانوں کو زبان دی اور بے سہاروں کو سہارا دیا۔ کشمیری مسلمانوں پر ہونے والے ظلم کو برصغیر کے دوسرے مسلمانوں تک پہنچایا بلکہ اپنے مجاہدین کے ذریعہ تمام دنیا میں یہ آواز پہنچائی۔ ۱۹۲۲ء میں آپؓ نے کشمیر کا دوسرا سفر اختیار فرمایا اور اس مظلوم قوم کے تمام مسائل کا بغور جائزہ لیا۔ بدرسوم کی نشاندہی کرکے اُن کو دُور کرنے کے ذرائع بتائے۔ زمینداروں اور دستکاروں کی تنظیمیں بنوائیں۔ درس قرآن کے سلسلے شروع کروائے۔ چنانچہ ۱۹۲۹ء میں جب آپؓ تیسری بار کشمیر تشریف لے گئے تو یہ قوم مذہبی، سیاسی اور تعلیمی لحاظ سے جوانی میں قدم رکھ رہی تھی۔ سرینگر کے نوجوانوں نے ایک ریڈنگ روم قائم کیا جس کے صدر شیخ محمد عبداللہ اور جنرل سیکرٹری خواجہ غلام نبی گلکار احمدی تھے۔ جموں میں ینگ مین مسلم ایسوسی ایشن قائم ہوچکی تھی جس کے فعال ممبروں میں کئی احمدی تھے۔ سرینگر کے ایک ممتاز احمدی مولوی محمد عبداللہ وکیل صاحب نے اپنے مکان میں درس قرآن کا سلسلہ جاری کررکھا تھا۔ آہستہ آہستہ نوجوانوں میں اس درس کے لئے جوش وخروش اس قدر بڑھا کہ حکام نے ٹریفک میں رکاوٹ کا بہانہ بناکر اس درس کو جبراً بند کروادیا۔

کشمیری نوجوانوں کی بیداری اور اسلام سے عملی لگاؤ دیکھ کر مہاراجہ کشمیر نے شدھی کی تحریک شروع کی تاکہ مسلمانوں کو ہندو بنالیا جائے۔ کشمیریوں کی نظریں پھر اُسی ہمدرد وجود کی طرف اٹھیں اور حضورؓ نے کشمیریوں کی طرف سے بھیجی جانے والی عرضداشت کے جواب میں اسلامی تعلیم سے واقف اور سنسکرت جاننے والے فاضل وہاں روانہ فرمائے جن میں ایک نمایاں نام مہاشہ محمد عمر صاحب کا تھا۔ چنانچہ تحریک شدھی بُری طرح ناکامی کا شکار ہوگئی لیکن کشمیریوں پر مظالم کا سلسلہ جاری رہا اور ایک روز مسلمانوں کے ایک پُرامن جلوس پر فائرنگ کرکے ۲۱ مسلمانوں کو شہید کردیا گیا۔ اس پر حضورؓ نے مہذب دنیا کو کشمیریوں کی حالت زار سے آگاہ کرنے کیلئے متعدد اہم اقدامات فرمائے اور اس طرح قریباً بیس سال تک اس تحریک کی تن تنہا آبیاری کرنے کے بعد ہندوستان کے دیگر مسلم زعماء کو بھی اس میں شمولیت کی دعوت دی۔

۲۵؍جولائی ۱۹۳۱ء کو شملہ میں ڈاکٹر سر محمد اقبال، خواجہ حسن نظامی، مولانا اسماعیل غزنوی، سید محسن شاہ، خان بہادر رحیم بخش، نواب سر ذوالفقار علی خان اور اخبارات کے نمائندگان جمع ہوئے۔ اس شملہ کانفرنس میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی بنانے کا فیصلہ کیا گیا۔ علامہ اقبال نے کہا کہ یہ اتنا عظیم کام ہے جس کے لئے بہترین دماغ، بہترین وسائل اور قربانی کرنے والے کارکن درکار ہیں اور یہ تمام وسائل اور قائدانہ صلاحیتوں کے مالک حضرت امام جماعت احمدیہ ہیں۔ خواجہ حسن نظامی اور دوسرے اکابرین نے یک زبان ہوکر تائید کی۔ اس پر حضورؓ نے فرمایا کہ مجھے اس تجویز سے اتفاق نہیں، مَیں اور میری جماعت کمیٹی سے ہر رنگ میں تعاون کریں گے مگر صدارت کے لئے کسی اَور کو لایا جائے۔ اس پر علامہ اقبال نے کہا کہ حضرت صاحب! جب تک آپ اس کام کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیں گے، یہ کام نہیں ہوگا۔ چنانچہ سب کے مجبور کرنے پر حضورؓ نے اس فیصلہ کو قبول فرمالیا۔ جلد ہی برصغیر کے مختلف مکاتب فکر کے مشائخ، علماء، سیاستدان، دانشور، فلسفی، ماہرین تعلیم اور اخبارات کے مدیر اس کمیٹی کے رکن بننا شروع ہوگئے۔

کشمیر کمیٹی کے زیرانتظام ۱۴؍اگست ۱۹۳۱ء کو "کشمیر ڈے" منایا گیا جو اتنا کامیاب تھا کہ مہاراجہ بھی جھکنے پر مجبور ہوگیا۔ نیز احمدی وکلاء نے کشمیر کی جیلوں میں مقید اسیران کی رہائی کے لئے دن رات کام کیا اور سینکڑوں اسیروں کو رہائی دلوائی۔ ۱۰؍اپریل ۱۹۳۲ء کو مہاراجہ نے ایک کمیشن کی سفارشات منظور کرکے آئینی اصلاحات نافذ کیں جس کے نتیجہ میں مذہبی آزادی، مقدس مقامات کی واگزاری، تعلیمی اصلاحات، آبادی کی بنیاد پر ملازمتوں کا حصول، زمین کے مالکانہ حقوق، پریس کی آزادی، آئین ساز اسمبلی کا قیام اور سیاسی پارٹیوں کا قیام منظور ہوا۔

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی فعال قیادت نے کشمیریوں کو بہت سے حقوق دلوائے لیکن ابھی مسلم اکثریت کی حکومت میں شمولیت باقی تھی کہ مہاراجہ کشمیر، ہندو کانگریس اور انگریز حکومت نے ایک سکیم کے تحت جماعت احمدیہ کو مسلمانوں سے الگ کرنے اور منظر سے ہٹانے کا منصوبہ بنایا۔ چنانچہ کانگریس کے تربیت یافتہ مولویوں نے احراری لیڈر عطاءاللہ شاہ بخاری کی قیادت میں جہاد کشمیر کا نعرہ لگایا اور کشمیر کی تحریک آزادی کو عملاً ختم کردیا۔ یہ احراری لیڈر مہاراجہ سے اپنا محنتانہ وصول کرکے کشمیر کمیٹی کی قیادت پر حملہ آور ہوئے اور پھر علامہ اقبال کو کشمیر کمیٹی کا صدر اور ملک برکت علی کانگریسی کو جنرل سیکرٹری بنوایا جنہوں نے منصوبہ کے مطابق اس کمیٹی کو ختم کرنے کا باقاعدہ اعلان کردیا۔ اس طرح کشمیر کے ایک نئے دَورِ غلامی کا آغاز ہوگیا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے البتہ کشمیریوں کو کبھی تنہا نہیں چھوڑا اور اُن کی بہبود کیلئے ہر قسم کی امداد جاری رکھی۔ ۴؍اکتوبر ۱۹۴۷ء کو خواجہ غلام نبی گلکار انور کی قیادت میں مہاراجہ کشمیر کی معزولی اور جمہوریہ کشمیر کی آزادی کا تاریخی اعلان کروایا جو آج بھی قائم ہے۔ کشمیر کی آزادی کیلئے فرقان بٹالین قائم کی اور عملاً یہ اعلان فرمایا کہ جب بھی مظلوم کشمیری اسیروں کی رستگاری کی جدوجہد کرنے والوں کا ذکر ہوگا، حضورؓ کا اسم گرامی ہمیشہ سرفہرست رہیگا۔

یہ مضمون مجلس خدام الاحمدیہ وینکوور (کینیڈا) کے رسالہ "مشعل راہ" جنوری تا مارچ ۲۰۰۲ء میں مکرم عبدالغنی صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

……❁……❁……❁……

مکرم مبارک احمد بقاپوری صاحب

حضرت مولانا محمد ابراہیم بقاپوری صاحبؓ کی اہلیہ ۱۹۳۰ء میں تپ محرقہ سے تین ماہ بیمار رہیں۔ وہ ان دنوں حمل سے تھیں چنانچہ لیڈی ڈاکٹر نے مشورہ دیا کہ اسقاط کروادیا جائے۔ اس پر حضرت مولوی صاحبؓ نے ایک رات خاص طور پر دعا کی اور صبح فرمایا کہ مجھے اس حمل کے متعلق تسلّی والا الہام ہوا ہے، بیوی بھی بچ رہے گی اور حمل بھی ضائع نہ ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا، بیوی صحت یاب ہوگئیں اور ۳۱؍جنوری ۱۹۳۱ء کو ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام مبارک احمد رکھا گیا۔

مکرم مبارک احمد بقاپوری صاحب نے ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی۔ قیام پاکستان کے بعد لاہور میں بقیہ تعلیم مکمل کی اور یہیں سے ڈائی ننگ (Dying) میں ڈپلومہ لے کر محکمہ آرڈیننس میں ملازمت کرلی۔ کراچی میں مستقل رہائش تھی۔ وہاں ہومیوپیتھک ڈگری لے کر پریکٹس بھی شروع کردی۔ اردو اور پنجابی کے شاعر تھے اور مختلف رسالوں میں کلام شائع ہوتا تھا، پنجابی انجمن کے ممبر بھی تھے۔ شاعری پر آپ کی کتب بھی شائع ہوچکی ہیں۔ ۱۹۹۸ء میں موٹر سائیکل کے حادثہ میں شدید زخمی ہوئے جس کے بعد مختلف عوارض میں مبتلا رہے اور آخرے ۲؍مارچ ۱۹۹۹ء کی شب وفات پائی۔ آپ کا ذکر خیر آپکے بھائی مکرم ڈاکٹر محمد اسحاق بقاپوری صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۲؍دسمبر ۲۰۰۱ء میں شائع ہوا ہے۔

حضرت خلیفۃالمسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مدح میں مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کا ایک طویل قصیدہ روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۵؍دسمبر ۲۰۰۱ء کی زینت ہے۔ اس میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

ہوتا نہیں اس کا درِ الطاف کبھی بند
مہدی کا یہ پوتا ہے تو محمود کا فرزند
اپنا تو وہی رختِ عمل ہے، جو کہے وہ
اللہ! تری خاص حفاظت میں رہے وہ
خوابوں میں بسے، ذہن کی دربن میں رہے وہ
رگ رگ میں، مری جان میں، دھڑکن میں رہے وہ
اِس دَور میں گر مردِ قلندر ہے تو وہ ہے
اور ظرفِ محبت کا سمندر ہے تو وہ ہے
وہ رنج کے ماروں کو بہت شاد ہے رکھتا
ہم جیسوں کو وہ صورتِ اولاد ہے رکھتا
صحرائے مسافت میں گھٹاؤں کی طرح ہے
وہ شخص کڑی دھوپ میں چھاؤں کی طرح ہے
گو ہم کو بہت گردشِ حالات نے مارا
مٹ جاتے اگر ہوتا نہ بیعت کا سہارا
ہے اُس کا بلندی پہ مقدر کا ستارا
اس کے لئے خوشبو نے نیا تخت اتارا
محبوب ہے وہ سارے گلستاں کا سہارا
پھر خوشیاں لئے آئی دسمبر کی اٹھارا
پردیس میں بھی سرخ گلابوں میں گھرا ہے
اے طاہر دیں! آج تری سالگرہ ہے

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
23/08/2002 – 29/08/2002

MTA Muslim Television AHMADIYYA

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in Greenwich Mean Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Friday 23rd August 2002
23 Zahoor 1381
14 Jumadi-al-sani 1423

00.05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, News
01.00 Yassarnal Quran Class: Lesson No. 30
With Qaari Muhammad Ashiq Sb.
Presentation MTA Studios Pakistan
01.30 Majlis Irfaan: Ret.30.03.2001
With Hadhrat Khalifatul Masih IV and Urdu Speaking Friends
02:30 MTA Sports: 'All Pakistan Sports Rally' Kabadee Tournament.
Gujranwala vs Sargodha.
03:25 Around The Globe: 'Alaska's portrait and wildlife'
Presentation of MTA Studios USA.
04.30 Seerat-un-Nabi (SAW): No: 59.
Host: Saud A. Khan Sb.
Guest: N. A. Anjum & Syed M. A. Ayaz.
05.00 Homoeopathy Class: Lesson No.90
By Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.05 Tilaawat, MTA International News
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.235
Rec.17.12.1996
07.35 Siraiki Service: A discussion in Siraiki on the topic of Seerat-un-Nabi (saw). Prog. No.11
Hosted by Jamal-ud-Din Shams.
08.45 Majlis Irfaan: With Huzoor ®
09.40 Interview: Of Bibi Nasira Begum.
Presentation of MTA Studios, Pakistan
10.30 Indonesian Service: Various Items
11.30 Seerat-un-Nabi (saw): ®
12.00 Friday Sermon: Live
13:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, News
14.00 Bangla Mulaaqnat: With Huzoor
15.05 Friday Sermon: Rec.23.08.02 ®
16.05 Yassarnal Quran: Lesson No 30 ®
Presentation of MTA Studios, Pakistan
16.30 French Service: Various Items in French
17.30 German Service: Various Items in German
18.35 Liqaa Ma'al Arab: No.235 ®
19.40 Arabic Service: Various Items in Arabic
20.40 Majlis-e-Irfaan: Rec. 30.03.2001®
21.40 Friday Sermon: 23.08.2002 ®
22.40 Dars-e-Hadith.
22.50 Homeopathy Class No.90 ®
22.51

Saturday 24th August 2002
24 Zahoor 1381
15 Jumadi-al-sani 1423

00:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, News.
01:00 Yassarnal Qur'an.
01:25 Q&A Session with English speaking friends.
02:35 Kehkashaan, topic: "Siraj-e-Munir".
03:10 Urdu Class.
04:25 French Session, Class No: 30.
04:55 Mulaaqaat with German speaking Guests.
06:05 Tilaawat, News.
06:30 Liqaa Ma'al Arab, Session No: 236, Rec:18.12.96.
07:35 French Service.
08:35 Dars-ul-Qur'an, Session No: 3, Rec: 13.01.97.
10:20 Indonesian Service.
11:20 Kehkashaan ®
12:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, News.
12:50 Urdu Class ®
14:05 Bangla Shomprochar, variety of programmes.
15:05 Children Class Rec: 24.08.02.
16:10 French Service ®
17:10 German Service.
18:15 Liqaa Ma'al Arab Seesion No: 236 ®
19:20 Arabic Service.
20:20 Yassarnal Qur'an programme Lesson No: 28 ®
Presentation of MTA Studios, Pakistan
20:45 Q & A Session ®
21:50 Children Class Rec: 24.08.02 ®
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
22:50 German Mulaaqaat ®

Sunday 25th August 2002
25 Zahoor 1381
16 Jumadi-al-sani 1423

00:05 Tilaawat, Seerat-un-Nabi, News.
01:00 Children Class Part 1, Rec: 07.04.01.
01:30 Q & A Session with Urdu speaking friends.
02:20 Discussion of 'Prophecy of Hadhrat Hadhrat Musleh Maud (RA) Maud (as), by Abdul Rashid Tabasam.
03:15 Friday Sermon
04:15 Tehrik-e- Ahamdiyyat, a quiz programme Part No:26.
05:00 Young Lajna and Naasiraat Mulaaqaat: With Hadhrat Khalifatul Masih IV
06:05 Tilaawat, MTA International News.
06:40 Liqaa Ma'al Arab session No: 237,
Rec: 19.12.01
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
07:45 Spanish Service: Friday Sermon by Huzoor Rec: 28.09.01.
08:35 Moshaa'irah an evening with various Urdu poets.
09:35 Tehrik-e-Ahamdiyyat ®
10:15 Indonesian Service, includes a variety of programmes.
11:15 Discussion ®
12:05 Tilaawat, Seerat-un-Nabi, MTA News.
13:00 Majlis-e-Irfaan
14:00 Bangla Shomprochar: Various items
15:05 Young Lajna and Naasiraat Mulaaqat ®
16:05 Friday Sermon Rec:23.08.02
17:05 German Service, which includes various programmes.
18:10 Liqaa Ma'al Arab session No: 237 ®
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
19:15 Arabic Service, with various programmes.
20:15 Children's Class Part 1. ®
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
20:45 Q & A Session Rec: 20.06.95 ®
21:35 Seerat-un-Nabi ®
21:50 Moshaa'irah ®
22:35 Mulaaqaat with young Lajna and Naasiraat ®

Monday 26th August 2002
26 Zahoor 1381
17 Jumadi-al-sani 1423

00:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, MTA News.
01:00 Kudak programme No: 36
01:15 Hikaayaat-e-Shreen.
01:30 Q & A Session with English speaking guests.
02:30 Ruhaani Khazaa'en, a quiz in Urdu.
03:00 Urdu Class: With Huzoor
04:20 Learning Chinese with Usman Chou.
05:00 French Mulaaqaat.
06:05 Tilawat, MTA International News.
06:30 Liqaa Ma'al Arab session No: 238,
Rec: 23.12.96
07:30 Chinese Programmes from Chinese Book 'Islam among religions'.
07:55 Speech:
08:30 Q & A Session ®
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
09:35 Quiz Khutabaat-e-Imam, about the Friday sermon.
10:10 Indonesian Service: Various Items
11:20 Safar Hum Nay Kiya: A visit to Saqardoo.
Presnetation of MTA Studios, Pakistan
12:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, MTA International News.
12:50 Urdu Class ®
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14:00 Bangla Shomprochar: Various Items
15:05 French Mulaaqaat ®
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
16:05 French Service various programmes.
17:05 German Service.
18:05 Liaqa Ma'al Arab: Rec: 23.12.96 ®
19:05 Arabic Service various programmes.
20:05 Kudak ®
20:25 Q & A Session ®
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
21:35 Ruhaani Khazaa'en ®
22:00 French Mulaaqaat ®
23:15 Safar Hum Nay Kiya: Saqaardo, Pakistan ®

Tuesday 27th August 2002
27 Zahoor 1381
18 Jumadi-al-sani 1423

00.05 Tilawat, Dars-e-Hadith, News.
01:00 Children Class: On the topic of 'Seerat-un-Nabi' (saw).
01:30 Ilmi Khatabaat: Urdu Speech
Topic 'The effect of faith in Allah on man's behaviour' delivered on the occasion of Jalsa Salana, Rabwah Pakistan in 1957.
02:45 Medical Matters 'Mother and child health care'. Part 5
03:15 Around The Globe: 'Canada National Park' of MTA Studios USA.
04:15 Lajna Magazine: Programme No: 23
05:00 Bengali Mulaaqaat:
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
06:15 Tilaawat, MTA International News.
06:40 Liqaa Ma'al Arab: Session No: 241
Rec: 30.12.96.
07:45 MTA Sports: 'All Pakistan Sports Rally' Kabadee Tournament.
Gujranwala vs Sargodha.
08:25 Spotlight: Urdu Speech
08:55 Dars-ul-Qur'an Session No. 6,
Rec: 16.01.97.
By Hadhrat Khalifatul Masih IV
10:25 Indonesian Service: Various Items
11:25 Medical Matters: Part 5 ®
Mother and Child healthcare
12:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, News.
13:00 Q & A Session with English speaking friends.
14:00 Bangla Shomprochar: Various Items
15:00 German Mulaaqaat.
18:05 Liqaa Ma'al Arab Session No.241®
19:10 Arabic Service.
20:10 Children's Corner ®
20:45 Ilmi Khitabaat ®
21:45 Around The Globe ®
22:55 From The Archives, Friday sermon Rec:29.05.98.

Wednesday 28th August 2002
28 Zahoor 1381
19 Jumadi-al-sani 1423

00:05 Tilaawat, History of Ahmadiyyat, MTA International News.
01:00 Guldastah: Children's programme No. 47.
01:35 Reply To Allegations.
02:30 Hamaari Kaa'enaat: Topic: 'Base stations on the moon and other planets' programme.
03:15 Urdu Class: With Huzoor
04:30 Safar Ham Nay Kiya: a visit to 'Shanglaar' in Pakistan.
05:00 Children's Mulaaqaat: With Huzoor
06:10 Tilaawat, MTA International News.
06:15 Liqaa Ma'al Arab: Session No.242
07:35 Swahili Service.
09:05 Reply To Allegations ®
09:45 Seerat-un-Nabi.
10:15 Indonesian Service: Various Items
11:15 Safar Ham Nay Kiya: Shanglaar, Pakistan ®
12:05 Tilawaat, History of Ahmadiyyat, News.
12:15 History of Ahamdiyyat, presented by Yousuf Sohail Shauq.
13:00 Urdu Class: With Huzoor ®
14:00 Bangla Shomprochar: Variety programme.
15:05 Children's Mulaaqaat ®
16:10 French Mulaaqaat Rec: 27.03.00.
17:10 German Service.
18:15 Liqaa Ma'al Arab: Session No.242 ®
19:15 Arabic Service: Various Items.
20:15 Guldastah. ®
20:50 Reply To Allegations ®
21:30 Hamaari Kaa'enaat ®
22:00 Children's Mulaaqaat ®
23:00 Safar Ham Nay Kiya: Shanglaar, Pakistan ®

Thursday 29th August 2002
29 Zahoor 1381
20 Jumadi-al-sani 1423

00.05 Tilawat, Dars e Hadith, News
00.55 Children's Corner: Waqfeen e Nau items
Presentation of MTA Studios, Pakistan
01.25 Q/A Session: With Hadhrat Khalifatul Masih IV and English speaking guests.
Rec: 22.11.98
03.00 Al Maidah: Cookery Programme.
How to make ghulab jaaman.
Presentation of MTA Studios, Pakistan
03.15 Canadian Horizon: Children's Class
Presented by Naseem Mehdi Sahib.
04.20 Computers for Everyone: Educational item.
Topic: Microsoft Windows.
05.00 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.268
Rec: 15.09.98
By Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.05 Tilawat, News
06.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.243
Rec: 01.01.97
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
07.35 Sindhi Service: Friday Sermon by Huzoor
With Urdu original and Sindhi translation
08.35 Q/A Session: With Huzoor and English speakers ®
10.15 Indonesian Service: Daily variety items.
11.15 MTA Travel: A visit to Volubilis
Produced by MTA International
11.25 Computers for Everyone: Educational item. ®
Topic: Microsoft Windows.
12.05 Tilawat, Dars e Haadith, News
12.45 Q/A Session: With Huzoor and English speakers ®
13.55 Bangla Shomprachar: Daily variety items
15.00 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.268 ®
Rec: 15.09.98
16.00 French Service: Various items.
17.00 German Service: Various items.
18.05 Liqa Ma'al Arab: Session No.243 ®
Rec: 01.01.97
19.10 Arabic Service: Daily items
20.05 Children's Corner: Waqfeen e Nau items ®
20.35 Q/A Session: With Huzoor ®
22.10 Al Maaidah: Cookery Programme ®
22.25 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.268 ®
Rec: 15.09.98
23.35 Urdu Speech: On Tarbiyyat e Aulaad
By Imam Ata ul Mujeeb Rashed Sahib
Part 8 of series.

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8875 1285
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 9 Friday, August 23, 2002 Issue No. 34

احمدی عقیدہ

”محبت سب سے، نفرت کسی سے نہیں“قابل تحسین ہے

برٹش ممبر آف پارلیمنٹ جناب ٹام کاکس کا جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۶ویں جلسہ سالانہ ۲۰۰۲ء کے موقع پر حاضرین سے خطاب

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۲ء کے موقع پر جن معزز مہمانوں نے حاضرین جلسہ سے خطاب کرکے جماعت احمدیہ سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا اور جماعت کی مذہبی رواداری اور انسانی خدمات پر خراج تحسین پیش کیا ان میں برطانوی ممبر آف پارلیمنٹ جناب ٹام کاکس بھی شامل ہیں۔اس موقع پر انہوں نے اپنے مخصوص پرجوش انداز میں تقریر کرتے ہوئے کہاکہ:

میرا احمدیوں کے ساتھ پرانا تعلق ہے اور یہ تعلق انشاء اللہ آئندہ بھی جاری رہے گا۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ احمدیت دنیا بھر میں سال بہ سال ترقی پذیر ہے اور ہر براعظم میں احمدی اپنے مذہبی عقائد پر قائم ہیں اور یہ عقائد بہت پیارے اور قابل عزت ہیں کیونکہ یہ مذہبی رواداری سکھاتے ہیں اور دوسروں کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتے ہیں۔

انہوں نے کہاکہ احمدی عقیدہ ”محبت سب سے ،نفرت کسی سے نہیں“ قابل تحسین ہے۔ پاکستان میں احمدیوں پر ظلم و ستم کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہاکہ ہم جانتے ہیں کہ بد قسمتی سے بعض ممالک میں اور خاص طور پر پاکستان میں احمدیوں پر ناروا ظلم ہو رہا ہے جس کو ختم کرنے کے لئے میں اور میرے پارلیمنڑی ساتھی لندن میں مقیم پاکستانی ہائی کمشنر پر جو کوئی بھی ہوں اور اسلام آباد میں حکومت پر متمکن خواہ کوئی بھی ہو دباؤ ڈالتے رہے ہیں۔ کیونکہ ہم مذہبی عقائد کی وجہ سے پاکستانی عوام پر ناانصافیاں ہرگز برداشت نہیں کرسکتے اور نہ ہی آئندہ برداشت کریں گے۔ جلسہ کے حاضرین کو مخاطب کرکے انہوں نے کہاکہ جن عقائد کی بنا پر آپ پر ظلم روار کھا جارہا ہے آپ کو ان عقائد پر فخر ہونا چاہئے۔انہوں نے کہاکہ آپ نے اس ملک کو بلکہ دنیا کے تمام ممالک کو جہاں احمدی نشوونما پارہے ہیں بہت کچھ دیا ہے۔انہوں نے کہا مجھے یہ سن کر انتہائی خوشی ہوئی ہے کہ برطانیہ کے وزیراعظم ٹونی بلیئر نے آپ کی کارروائیوں کو سراہا ہے اور آپ کو اپنا خاص پیغام بھجوایا ہے جو اس جلسہ کے لئے جو اسلام آباد ٹلفورڈ میں ہو رہا ہے خاص طور پر لکھا گیا ہے اور جسے میرے پارلیمانی ساتھی ٹونی کولمین نے پڑھ کر آپ کو سنایا ہے۔یاد رہے کہ برطانیہ کے وزیراعظم ٹونی بلیئر نے اپنے خصوصی پیغام میں احمدیہ مسلم کیونٹی کو جلسہ سالانہ کے انعقاد پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا تھاکہ جماعت احمدیہ کے خاندانی نظام کو برقرار رکھنے اور امدادی کارروائیوں سے وہ بہت متاثر ہوئے ہیں اور وہ ملک میں مسلمان اور دوسری کیمونٹیوں کی کارروائیوں کو مستقبل میں اور زیادہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ مسٹر ٹام کاکس ممبر پارلیمنٹ (ٹوٹنگ) نے احمدیوں کو مخاطب کرکے مزید کہاکہ ہمارے درمیان کئی اقدار مشترک ہیں۔ اس لئے ہمیں مل کر کام کرنا چاہئے۔ آخر میں انہوں نے کہاکہ آپ نے مجھے کنونشن میں بلاکر بہت عزت دی ہے۔اور میں آپ سے مل کر بہت متاثر ہوا ہوں۔

برطانوی ممبر آف پارلیمنٹ جناب ٹام کاکس حاضرین جلسہ سے مخاطب ہیں

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر ۱

تاریکی میں پاکر اس تاریکی کو مٹانے کے لئے مجھے بھیج دیا۔ یہ صرف دعویٰ نہ تھا بلکہ اس رسول مقبولؐ نے اس دعویٰ کو پورا کرکے دکھلادیا۔

اسی طرح حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب ایک انسان سچے دل سے ہمارے نبی ﷺ پر ایمان لاتا ہے اور آپ کی تمام عظمت اور بزرگی کو مان کر پورے صدق و صفا اور محبت اور اطاعت سے آپ کی پیروی کرتا ہے تب اس تعلق شدید کی وجہ سے جو آپؐ کے ساتھ ہو جاتا ہے وہ الٰہی نور جو آنحضرت ﷺ پر اترتا ہے، اس سے یہ شخص بھی حصہ لیتا ہے۔اور پھر اس نور سے قوت پاکر اعلیٰ درجہ کی نیکیاں اس سے ظاہر ہوتی ہیں اور اس کے ہر عضو میں سے محبت الٰہی کا نور چمک اٹھتا ہے۔ تب اندرونی ظلمت بکلی دور ہو جاتی ہے اور علمی رنگ سے بھی اس میں نور پیدا ہو جاتا ہے اور عملی رنگ سے بھی نور پیدا ہو جاتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے آنحضرتؐ کے نور ہونے کے بارہ میں ارشادات کو پیش کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے یہ ارشاد بھی پڑھ کر سنایا جس میں آپؑ فرماتے ہیں کہ ہم کس زبان سے خدا کا شکر کریں جس نے ایسے نبی کی پیروی ہمیں نصیب کی جو سعیدوں کی ارواح کے لئے آفتاب ہے جیسے اجسام کے لئے سورج۔ وہ اندھیرے کے وقت میں ظاہر ہوا اور دنیا کو اپنی روشنی سے روشن کردیا۔ وہ اپنی سچائی کی آپ دلیل ہے کیونکہ اس کا نور ہر ایک زمانہ میں موجود ہے۔

اپنے منظوم فارسی کلام میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس بے مثل خداوند کا شکر ہے جس نے دنیا کو چاند اور سورج سے آراستہ کیا۔ رسول اللہ اُس کے نور کا پرتو ہیں اور ہماری تمام بھلائیاں انہیں کے ساتھ وابستہ ہیں۔

قرآن کریم

اردو ترجمہ مع سورتوں کا تعارف اور مختصر تشریحی نوٹس

سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا فرمودہ اردو ترجمہ قرآن کریم کا تازہ ایڈیشن جو جولائی ۲۰۰۲ء میں شائع ہوا ہے خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اب جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ پر بھی بک سٹال سے دستیاب ہوگا۔

دو سال قبل صرف اردو ترجمہ شائع کیا گیا تھا۔ لیکن اس نئے ایڈیشن میں حضور ایدہ اللہ نے ترجمہ قرآن کے ساتھ اپنے مخصوص سادہ اور دلنشیں انداز میں قرآن مجید کی سورتوں کے مضامین کا تعارف اور اہم منتخب آیات پر مختصر تشریحی نوٹس کا گرانقدر اضافہ فرمایا ہے۔

یہ تعارف سُوَر اور تشریحی نوٹس نہایت مفید، بصیرت افروز، معرفت بخش، قرآن مجید کی محبت کو بڑھانے والے اور اس کی عظمت و شان کو آشکار کرنے والے ہیں۔

علاوہ ازیں اس ایڈیشن کے آخر پر قریباً ۸۰ صفحات کا بہت مفید اور کار آمد تفصیلی انڈیکس بھی شامل کیا گیا ہے۔ جس میں مختلف مضامین، اسماء، مقامات، کتابیات کا ذکر ہے۔

امید ہے کہ احباب جماعت اس نہایت بیش قیمت خزانہ سے نہ صرف خود بھرپور استفادہ کریں گے بلکہ اپنے عزیز واقارب اور دوستوں کو بھی یہ تحفہ پیش کریں گے۔

(ایڈیشنل وکیل الاشاعت۔لندن)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔